قادرِ مُطلق خدا ہمارے سامنے آشکارا ہو گیا

THE MIGHTY GOD UNVEILED BEFORE US

میرے پاس کلام کی چند آیات لکھی ہوئی ہیں، جن میں سے میں آپکے سامنے بات کروں گا، اور میں بھروسا رکھتا ہوں کہ خدا ہماری ان کمزور کوششوں کو برکت دے گا۔

(2) اب، بہت سے لوگ حیرت زدہ ہیں کہ ہم کیوں شور کرنے والے اور مختلف ہیں۔ آپکو معلوم ہونا چاہیے، یہ ایک مختلف قسم کی-- کی کنونشن ہے اُس سے جسکو لوگ دیکھنے کے-- کے عادی ہو چکے ہیں۔ اور، عموماً، ہر ایک چیز کانٹ چھانٹ کی ایک شکل میں ہے۔ لیکن جب ہم اِن عبادات میں آتے ہیں، جو کہ میرے لیے ایک امتیازی حق ہے اب جسکا آغاز اُنہوں نے کئی سال پہلے کیا، اور ہم مشکل سے بھی جان نہیں پاتے ہیں کہ ہم کیا کرنے والے ہیں۔ ہم صرف آتے ہیں اور خود کو حوالے کرتے ہیں۔ صرف یہی چیز ہے جسے ہم کرنا جانتے ہیں۔ اور باقی سب کچھ خدا کرتا ہے۔ تا کہ ہمیں بہت خاص کام کرنے والے لوگ بنائے۔

(3) کسی دن، کسی نے کہا، ''آپ جانتے ہیں، آپ لوگ واقعی ایک عجیب سی چیز ہیں۔''

میں نے کہا، ''ٹھیک ہے، میرے-- میرے خیال میں ہم ہیں۔''

(4) اور مجھے یاد ہے اُن عبادات میں۔ ایک دفعہ بھائی ٹرائے مجھے ایک چھوٹے جرمن کے متعلق بتا رہا تھا جس نے بتایا کہ اُس نے رُوح اُلقدس کا بپتسمہ پایا۔ اور اُس کہ اگلے ہی دن، اُس دُکان میں جہاں وہ کام کر رہا تھا، اُس نے اپنے ہاتھ اُوپر اُٹھائے اور پھر خداوند کی تعریف کرنے لگا، اور بڑے جوش میں، غیر زبانیں بولنے لگا اور بولتا ہی گیا۔ آخر کار، بوس اُسکے قریب آیا اور کہا، ''ھینی، آپکے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟''

(5) اُس نے کہا، ''اوہ، میں نجات پا گیا ہوں۔'' اُس نے کہا، ''میرا دل خوشی سے جُھوم رہا ہے۔''

(6) اُس نے کہا، ''ٹھیک ہے، تم ضرور اُن نٹوں کے گروہ میں گئے ہو گے۔''

(7) اُس نے کہا، ''جی ہاں۔ خدا کے نام کو جلال ملے!'' اور کہا، ''اُن نٹوں کے لیے خداوند کا شکر ہے۔'' اُس-اُس نے کہا، ''آپ ایک گاڑی لیں، اور سڑک پر جائیں۔'' اور کہا، ''آپ اُس میں سے سارے نٹ نکال دیں، 'تو باقی لوہے کی ڈنڈیوں کے علاوہ کچھ نہیں بچے گا۔''' بس یہی بات ہے...... تقریباً یہی بات ٹھیک ہے، اور آپ جانتے ہیں۔

(8) ایک دن میں، کیلیفورنیا میں، میں لوس اینجلس کی سڑک کی طرف جا رہا تھا، اور یہیں پر، میں نے ایک شخص کو اُسکے سینے پر نشان کے ساتھ دیکھا۔ اور اُس نے لکھا تھا، ''میں مسیح کے لیے بیوقوف ہوں۔'' اور ہر کوئی اُسے دیکھ رہا تھا۔ اُسکے قریب سے گزرنے کے بعد، میں نے پیچھے مڑ کر اُن لوگوں کو غور سے دیکھا۔ اور میں نے سوچا کہ میں ان باقی لوگوں کیساتھ پیچھے چلونگا۔ اور چلتا گیا......اپنے پیچھے، اُس شخص نے لکھا تھا، ''تم کس کیلیئے بیوقوف ہو؟'' جی ہاں۔ میرے خیال میں، ہم سب، ایک دوسرے سے مختلف ہیں، آپ جانتے ہیں۔

(9) لیکن، آپ کو معلوم ہے، دُنیا ایسی ریت میں پھنسی ہوئی ہے، جب تک کوئی مختلف چیز اِسے فرق نہ بنائے، اُس وقت تک کہ لوگ اِس میں کوئی خرابی خیال کریں۔ اور عموماً خدا کو کوئی عجیب کام کرنا ہے، کہ لوگوں کو دوبارہ واپس بائبل کی طرف لائے۔

(10) میں یہ خیال کر سکتا ہوں کہ نوح ایک-ایک قسم کا نٹ تھا، اُس سائنسی دور کیلیئے جس میں وہ رہتا تھا، کیونکہ وہ ثابت کر سکتے تھے کہ آسمانوں میں پانی نہیں تھا۔ لیکن خداوند نے فرمایا وہاں کچھ ہوگا۔ لٰہذا، نوح نے، منادی کرتے ہوئے اور یہ یقین رکھتے ہوئے کہا تھا، اسطرح وہ ایک نٹ بن گیا۔

(11) میں یہ خیال کرونگا کہ جب موسیٰ مصر میں گیا، تو وہ ایک-ایک قسم کا، فرعون کے سامنے نٹ تھا۔ لیکن یاد رکھیں، فرعون، بھی اُسکے سامنے، ایک نٹ تھا۔ لٰہذا......ہم یہ محسوس کرتے ہیں۔

(12) یسُوع بھی بدعتی خیال کیا جاتا تھا۔ یہ ٹھیک ہے۔ مارٹن لُوتھر بھی کیتھولک کلیسیاء کے لیے، ایک نٹ تھا۔ اور جان ویسلی بھی، اینگلیکن کے لیے ایک نٹ تھا۔ لٰہذا، آپ جانتے ہیں، تقریباً یہی-یہی وقت دوسرے نٹوں کیلیئے ہے۔ کیا آپ ایسا نہیں سوچتے؟ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔''-ایڈیٹر۔] لیکن، اِس سے قبل کوئی نٹ ہو، آپکو معلوم ہے، پہلے، ایک بولٹ ہونا چاہیے، جسکی چوڑی

سے چوڑی ملتی ہو۔

(13) لہٰذا، آپ جانتے ہیں، نوح، ایک نٹ ہوتے ہوئے، وہ......نٹ کو لیں، وہ بولٹ کو اپنی طرف کھینچتا ہے، اور ایک ساتھ ہی کھینچ کر، پکڑ لیتا ہے۔ لہٰذا، ایک نٹ ہوتے ہوئے، نوح اِس قابل تھا، کہ اُن سب ایمانداروں کو سزا میں سے کھینچ کر، کشتی میں لے آئے۔

(14) ہمیں معلوم ہوتا ہے، کہ، موسیٰ نے کلیسیاء کو مصر سے باہر، ایک نٹ کی حیثیت سے نکالا۔ یہ دُرست ہے۔

(15) میرے خیال میں اب ہمیں ایک نٹ کی ضرورت ہے، کہ دلہن کو کلیسیاء سے باہر کھینچ کر نکالیں۔ ہمیں ابھی کسی کی ضرورت ہے، ایک دوسرے شخص کی، لہٰذا ہم بڑی مختلف قسم کے لوگ ہیں۔ اور میں نے سوچا، آج رات، اگر خداوند کی مرضی یہی تھی، تو میں کچھ کلامِ مقدس کی آیات پڑھنے کی کوشش کروں جو اسکے بارے میں ہیں، اور آپ سے بات کرونگا صرف چند لمحے، اور کوشش کرونگا آپکو دکھانے کی کہ کیوں ہم اِتنے مختلف قسم کے لوگ ہیں۔

(16) آیئے اب ہم کلام کی طرف چلیں، فلپیوں 2 باب، 1 تا 8، اور دوسرا کرنتھیوں 3 باب: 6 آیت۔ آیئے ہم پڑھتے ہیں، جیسا کے ہم خدا کے کلام پر یقین رکھتے ہیں۔

(17) اور اب، آیئے پڑھنے سے پہلے، ہم دُعا کے لیے سر جھکائیں۔

(18) پُرفضل آسمانی باپ، بے شک آج رات ہم خاص لوگ ہیں، اِسی دور میں رہنے والے، اُن کاموں کو دیکھ کر، جنھیں ہم ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں، یہ جان کر کے وقت قریب ہے، جب یسُوع اپنی کلیسیاء کے لیے آیئگا۔ اوہ، یہی تو ہے جو ہمارے دلوں کو جوش دلاتا ہے، خداوند! اور جیسے ہی ہم صفحات کو واپس پلٹتے ہیں، آج رات، ہم دُعا کرتے ہیں کہ تُو ہمیں کلام میں سے ایک سلسلہ بیان دے گا۔ اور رُوح اُلقدس ہمارے دلوں میں ایسی باتیں ظاہر کرے جو کے خدا کے نزدیک نیکی اور خوشی کرنے والی ہوں۔ ہم یسُوع کے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین۔

(19) آپکو معلوم ہے، یقین کریں میں آپ سے کہوں گا کہ کچھ کریں۔ میں– میں عموماً کچھ عجیب باتیں پوچھتا ہوں، اور مجھے اُمید ہے میں کوئی بہت عجیب بات نہیں پوچھ رہا ہوں۔ لیکن جب ہم فرمانبرداری کا عہد جھنڈے سے کرتے ہیں، تو ہم سب کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور– اور جھنڈا قریب

سے گزرتا ہے، ہم کھڑے ہو جاتے ہیں؛ جو کہ ہمیں کرنا چاہیے۔ اور ہم سلامی دینے کو، کھڑے ہوتے ہیں۔ چلیں جبکہ ہم کلام پڑھتے ہیں تو ہم اپنے پیروں پر کھڑے ہو جائیں، اگر آپ، دوسرا کرنتھیوں 3 باب: 6 آیت کو پڑھتے ہیں۔

جس نے......ہم کو نئے عہد کے خادم ہونے کے لائق بھی کیا؛ لفظوں کے خادم نہیں، بلکہ رُوح کے: کیونکہ لفظ مار ڈالتے ہیں، مگر رُوح زندہ کرتی ہے۔

اور جب– جب موت کا وہ عہد، جس کے حروف پتھروں پر کھودے گئے تھے، ایسا جلال والا ہوا، کہ بنی اسرائیل موسیٰ کے چہرے پر اُس جلال کے سبب سے جو اُس کے چہرے پر تھا نظر نہ کر سکے: حالانکہ وہ گھٹتا جاتا تھا:

تو رُوح کا عہد تو ضرور ہی جلال والا نہ ہوگا؟

کیونکہ جب مجرم ٹھرانے والا عہد جلال والا تھا، تو راستبازی کا عہد تو ضرور ہی جلال والا ہوگا۔

بلکہ اِس صورت میں وہ جلال، اِس بے انتہا جلال کے سبب سے بے جلال ٹھہرا۔

کیونکہ جب مٹنے والی چیز جلال والی تھی، تو...... باقی رہنے والی چیز تو ضرور ہی جلال والی ہوگی۔

پس ہم ایسی اُمید کر کے، بڑی دلیری سے بولتے ہیں۔

اور موسیٰ، کی طرح نہیں ہیں جس نے اپنے چہرے پر نقاب ڈالا، تا کہ بنی اسرائیل اُس مٹنے والی چیز کے انجام کو نہ دیکھ سکیں:

لیکن اُنکے خیالات کثیف ہو گئے: کیونکہ آج تک پرانے عہد نامہ کو پڑھتے وقت اُن کے دلوں پر وہی پردہ پڑا رہتا ہے؛ اور وہ مسیح میں اُٹھ جاتا ہے۔

مگر آج تک، جب کبھی موسیٰ کی کتاب پڑھی جاتی ہے، تو اُن کے دل پر پردہ پڑا رہتا ہے۔

لیکن جب کبھی اُن کا دل خداوند کی طرف پھریگا تو وہ پردہ اُٹھ جائیگا۔ نا کہ......

اور خداوند روح ہے: اور جہاں کہیں خداوند کا رُوح ہے، وہاں آزادی ہے۔

مگر جب ہم سب کے، بے نقاب چہروں سے خداوند کا جلال اِس طرح منعکس ہوتا ہے جس طرح آئینہ میں، تو اُس خداوند کے وسیلہ سے جو رُوح ہے، ہم اُسی جلالی صورت میں درجہ بہ درجہ بدلتے جاتے ہیں۔

(20) اور فلپیوں 2 میں، ہم یہ پڑھتے ہیں، پہلی، آیت سے شروع کرتے ہوئے، اور آٹھویں آیت تک پڑھتے ہوئے۔

اگر- اگر کچھ تسلی مسیح میں، اور محبت کی دل جمی، ......اور روح کی شراکت، اور رحم دلی دردمندی ہے،

تو میری یہ خوشی پوری کرو، کہ یک دل رہو، یکساں محبت رکھو، ایک جان ہو، ایک ہی خیال رکھو۔

تفرقے اور بے جا فخر کے باعث کچھ نہ کرو؛ بلکہ فروتنی سے ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر سمجھو۔

ہر ایک اپنے ہی احوال پر نہیں، بلکہ ہر ایک دوسروں کے احوال پر......بھی نظر رکھے۔

ویسا ہی مزاج رکھو، جیسا کہ مسیح یسُوع کا بھی تھا: اُس نے، اگرچہ خدا کی صورت پر تھا، خدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا: بلکہ اپنے آپکو خالی کر دیا، اور خادم کی صورت اختیار کی، اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا:

اور انسانی بدن میں ظاہر ہو کر، اپنے آپکو بہت پست کر دیا، اور یہاں تک فرمانبردار رہا، کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی۔

(21) آیئے ہم دُعا کرتے ہیں۔

(22) آسمانی باپ، یہ عظیم کلام، جو آج رات پڑھا گیا ہے، تیری پاک تحریر، اِسے ہمارے دل پر بہت حقیقی بنا دے، کہ جب ہم یہاں سے جائیں گے اُن اماوس سے جانے والوں کی مانند، کہتے ہوئے، ''کیا ہمارے دل ہمارے اندر جوش سے نہیں بھر گئے تھے جب وہ راہ کے کنارے ہم سے باتیں کر رہا تھا؟'' ہم یسُوع کے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین۔

آپ بیٹھ سکتے ہیں۔

(23) اب، یہ بہت مختلف کلام ہے، لیکن میرے خیال میں موقع کی مناسبت سے یہ بڑا اہم ہے۔ میں اس موضوع پر بات کرنا چاہتا ہوں: قادرِ مُطلق خدا ہم پر آشکارا ہو گیا۔

(24) اب، جب سے یہ انسان بنا ہے، اور انسان کے دل میں، معلوم کرنے کی بھوک ہے: وہ کہاں سے آیا؛ اور اُسکے یہاں موجودہ ہونے کا سبب کیا ہے؛ اور وہ کہاں جا رہا ہے۔ صرف ایک ہی ہے جو اِسکا جواب دے سکتا ہے، ایک وہی ہے جو اُسے یہاں لے کر آیا۔

اور آدمی ہمیشہ سے ہی خدا کو دیکھنا چاہتا ہے۔

(25) پیچھے پرانے عہد نامہ میں، ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے اپنے آپکو غیر ایمانداروں سے چھپائے رکھا ہے۔ خدا کا لوگوں سے برتاؤ کا بڑا عجیب سا طریقہ ہے۔ وہ اپنے آپکو غیر ایمانداروں سے چھپاتا ہے اور خود کو ایمانداروں پر ظاہر کرتا ہے۔ خدا ایسا کرتا ہے۔ یسُوع نے باپ کا شکر یہ ادا کیا، کہ، ''اُس نے یہ باتیں عقل مندوں اور داناوں سے چھپائیں، اور بچوں پر ظاہر کر دیں۔'' لہٰذا، ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ، خدا اپنی فطرت کو کبھی نہیں بدلتا ہے، اور وہ ہمیشہ بالکل اِسی طرح اپنا کام کرتا رہتا ہے۔ ہمیں معلوم ہوتا ہے، ملاکی 3 میں، اُس نے فرمایا، ''میں ہی خدا ہوں، اور میں لاتبدیل ہوں۔'' لہٰذا، وہ ہمیشہ ہی سے، بالکل اِسی اصول پر کام کرتا ہے۔

(26) اب ہم بائبل کی سب سے پرانی کتابوں میں سے ایک لیتے ہیں۔ جبکہ ایوب، اپنے وقت کے سب سے زیادہ راستباز آدمیوں میں سے، ایک کامل آدمی خدا کے قوانین میں، ایک خادم، مہذب، عزت دار خادم تھا، جبکہ خدا نے فرمایا، ''اِس کی مانند، زمین پر کوئی دوسرا نہیں۔'' لیکن......اُس کی خواہش ہے، کہ ایک مرتبہ، خدا کو دیکھے۔ اُسکو معلوم تھا کہ خدا ہے، اور اُس نے محسوس کیا کہ وہ اُسے دیکھ لے گا، یا، دوسری صورت میں، اُسکے گھر جاوں اور دروازے پر دستک دوں، اور کہوں، ''میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔'' بیٹھ جاوں، اُسکے ساتھ بات کروں، اِس طرح ہم ایک دوسرے سے کریں گے۔

(27) ہمارے پاس سمجھ ہے۔ اِسی لیے ہم ان عبادات میں ہیں، جہاں ہم اکھٹے ہوئے ہیں اور۔ اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ اور۔ اور ہم ایک دوسرے کو بہتر سمجھتے ہیں، اسی طرح، جب ہم ایک دوسرے کے ساتھ چیزوں پر گفتگو کرتے ہیں۔ اور خادم ایسا کرتے ہیں۔ زندگی کے ہر قدم پر لوگ ایسا ہی کرتے ہیں، وہ چیزوں پر گفتگو کرتے ہیں۔

(28) اور، ایوب کا، خدا اُسکے ساتھ بڑا سچا تھا، وہ معلوم کرنا چاہتا تھا اگر وہ، اُسکے دروازے پر دستک دینے نہ جاسکا تھا، تو۔ تو بھی وہ چاہتا تھا کہ اُس سے گفتگو کرے۔

(29) لیکن ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا اُس سے ہم کلام ہوا، لیکن اُس نے اپنا آپ چھپایا۔ اُس نے بگولا کی شکل میں اپنا آپ چھپایا۔ اور اُس نے ایوب کو کہا کہ اپنی کمر کس لے؛ وہ اُس سے ایک

آدمی کی طرح، کلام کرنے والا تھا۔ اور وہ ایک بگولے میں نیچے آ گیا اور۔ اور ایوب سے ہم کلام ہوا۔ اور وہ بگولے میں سے ایوب پر ظاہر ہوا، پھر بھی اُس نے بالکل ٹھیک اُسکو نہ دیکھا۔ وہ صرف ہوا کو درختوں میں، اِدھر اُدھر چلتے ہی سُن سکا۔ اور آواز بگولا میں سے ہو کر آئی، لیکن خدا بگولے میں چھپا ہوا تھا۔

(30) ہمیں معلوم ہوتا ہے، یہاں افریقہ، جنوبی افریقہ میں، اُنھوں نے لفظ امو یاہ استعمال کیا ہے، جسکا مطلب ہے، ''ایک اَن دیکھی طاقت۔''

(31) اور یہ اَن دیکھی طاقت، بگولے کے اندر، ایک سُنی جانے والی ایک آواز تھی۔ اِس نے ایوب سے کلام کیا، تب بھی ایوب نے اُسکی شکل نہیں دیکھی۔ لیکن اُس نے، اپنا آپ، بگولا میں چھپائے رکھا۔

(32) ہمیں بائبل میں عظیم نبیوں میں سے ایک کے متعلق معلوم ہوتا ہے، یعنی موسیٰ، پرانے عہد نامہ میں، خدا کے مخصوص کیے گے، چنے ہوئے اور مقرر کیے گے، خادموں میں سے ایک تھا، اُس کی بھی خدا کو دیکھنے کی تمنا تھی۔ وہ اُسکے بہت قریب تھا، اور اُس نے بہت سارے عجیب کام اُسکی قدرت والے ہاتھ سے اپنے سامنے دیکھے تھے جو کہ صرف خدا ہی کر سکتا ہے۔ اُس نے اُس کو ایک دن دیکھنے کی آرزو کی، اور خدا نے اُسکو بتایا، ''جا، چٹان پر کھڑا ہو جا۔''

(33) اور چٹان پر کھڑے ہوئے، موسیٰ نے اُسے گزرتے ہوئے دیکھا۔ اُس نے اُسکو پشت سے دیکھا۔ اور اُس نے کہا، ''یہ تو ایک آدمی کی مانند دکھائی دیا، جیسے ایک آدمی کی پشت۔'' پھر بھی، اُس نے خدا کو نہیں دیکھا۔ صرف اُس نے خدا کا پردہ دیکھا۔

(34) بائبل فرماتی ہے، ''انسان نے کبھی خدا کو نہیں دیکھا، لیکن باپ کا اکلوتا بیٹا اُسی نے ظاہر کیا ہے۔'' لہٰذا، موسیٰ نے اُسکو، ایک آدمی کے طور پر، پردے میں دیکھا۔ ہم جانتے ہیں کہ پرانے عہد کا یہواہ نئے عہد کا یسُوع ہے۔

(35) اور۔ اور ڈاکٹر۔ سکوفیلڈ یہاں ہیں، ہم اُسکے کلام میں پاتے ہیں، کہ اُسکا کلام، ''شکل'' بدلتا ہے۔ ہمیں یونانی میں، لفظ *en morphe* ملتا ہے، جسکا مطلب ہے ''پوشیدہ ظاہر کیا گیا۔'' جو کچھ نظر نہیں آسکتا......ہم جانتے ہیں وہ یہاں ہے۔ یہ ہو سکتا ہے......نہیں بھی دیکھا جا سکتا، لیکن پھر بھی ہم

جانتے ہیں کہ یہ موجود ہے۔اور جب اُس نے اپنی شکل بدلی، *en morphe* سے، جسکا مطلب ہے کہ اُس نے مافوق اُلفطرت سے فطری شکل لی۔

(36) اور اُس نے اپنا روپ، دیگر صورت میں تبدیل کیا۔ یہ ڈرامے یا کھیل کی طرح ہے۔ وہ کردار ادا کر رہا تھا۔ اور یونان میں، جب وہ اپنے چہرے بدلتے،تو ہوسکتا ایک ہی کھیل میں، شاید ایک ہی اداکار نے کئی مختلف حصوں میں اداکاری کی ہو۔

(37) اور میری بیٹی، یہاں پر موجود ہے، ابھی اُنھوں نے ہائی اسکول میں، ایک-ایک ڈرامہ کیا تھا۔ اور وہ ایک لڑکا جسے میں جانتا ہوں، تقریباً اُس نے چار کردار ادا کیے، وہ سٹیج کے پیچھے جاتا اور باہر آنے کی عرض سے اپنا-اپنا روپ تبدیل کرتا، اِسی طرح، دوسرے کردار کا رُوپ دھار لیتا۔

(38) اب، اگر آپ پرانے عہد نامہ کی پیشگوئیوں کو لینگے کہ مسیحا کو کیسا ہونا تھا، تو آپ اِسکا موازنہ یسُوع کی زندگی سے کریں، تو آپ بالکل ٹھیک سمجھ جاتے ہیں کہ یسُوع کون تھا۔ وہ ایک معمولی آدمی نہ تھا۔ وہ اِن دیکھا، خدا تھا۔ اُس نے اپنی صورت کو ایک فوق اُلفطرت صورت سے- سے ایک فطرتی انسان کی صورت میں تبدیل کیا تھا۔ تب بھی، وہ خدا ہی تھا، لیکن بدنی کھال میں ہوتے ہوئے، تب بھی وہ، انسان سے چھپا ہوا تھا۔

اور آپ پرانے عہد نامہ پر غور کریں۔

(39) میں- میں- میں جانتا ہوں کہ میں آج رات، ملی جلی بھیڑ سے مخاطب ہو رہا ہوں، جو دُنیا کے مختلف حصوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اور ہم یہاں ہیں کہ جانے۔ ہم کیا ہیں ہم- ہم کیا کر رہے ہیں؟ ہم- ہم کیا ہیں؟ ہم کہاں جا رہے ہیں؟ کیا ہو رہا ہے؟ اِن سب کا کیا مطلب ہے؟

(40) اور اب ہمیں معلوم ہوتا ہے، کہ، یہاں، اگر آپ یہودی مرد اور عورتیں، اور یہودی اُستاد ہیکل میں اندر- اندر- اندر ہوتے تھے اِن پر غور کریں، تو گزرے دنوں میں، اگر اُنھوں نے بائبل پر غور کیا ہوتا، کہ وہ پیشگوئیاں، بجائے رسومات کے تھیں، تو وہ پہچان جاتے کے یسُوع کون تھا۔ تو اُنھوں نے اُسے کبھی بھی بعل زبوب نہیں کہنا تھا۔ تو وہ اُسے کبھی مصلوب بھی نہ کرتے۔ لیکن، یہ سب ادا ہونا تھا۔ یہ کھیل کا حصہ ہے۔ اور وہ اِس معاملے میں، اندھے تھے۔

(41) یہ اِسی طرح ہے جیسے، آپ میں سے بہت سے مرد و خواتین، آج رات یہاں ہیں، ہوسکتا

ہے میرے ہم عمر ہوں یا مجھ سے تھوڑے سے زیادہ عمر کے۔ آپ کو یاد ہو گا، یہاں امریکہ میں، سالوں پہلے، اِس سے قبل...... کہ چینی لوگ...... میرا بھائی، جسکا ابھی یہاں تعارف کروایا گیا، وہ میرے ذہن میں آ گیا جب میں اُس سے بات کر رہا تھا۔ کس طرح وہ چینی لوگ کیا کرتے تھے...... وہ انگریزی نہیں بول سکتے تھے، اور وہ - وہ دھوبی گھاٹ چلانے لگے۔ اور آپ اپنے کپڑوں کو دھلانے اور استری کرانے کیلئے، اُسکے دھوبی گھاٹ میں جائیں۔ وہ- وہ چینی دھوبی گھاٹ کے لوگ ایک رسید لیں گے، اور ایک خاص طریقہ سے اُسے پھاڑیں گے۔ آپ رسید کا ایک سِرا لیں؛ اور وہ دوسرا سِرا لیگا۔ لیکن جب آپ واپس آتے ہیں اپنی چیزوں کا دعویٰ کرتے ہیں، تو کاغذ کے وہ دو ٹکڑے جنھیں پھاڑا گیا تھا۔ اگر وہ دو ٹکڑے آپس میں بالکل ٹھیک طور پر نہیں ملتے...... تو آپ اُسکو کسی طور پر دھوکہ نہیں دے سکتے، سبب یہ کہ، اُسکے پاس ایک حصہ تھا اور آپکے پاس دوسرا حصہ تھا۔ اور اگر یہ جعلی ہوتا...... تب آپ کے پاس حق تھا کہ آپ اپنے والے کا دعویٰ کرتے۔ تب آپ حقدار ہیں کہ وہ آپ ہی کی تھی، جبکہ آپ کے پاس معائدے کا دوسرا حصہ موجود ہے۔

(42) لہٰذا ایسا ہے، آج رات، جبکہ ہمیں معائدہ کا دوسرا حصہ مل گیا ہے۔ جب، خدا نے اپنے بیٹے کو کلوری پر، دو حصوں میں تقسیم کر دیا، جسم کو اُوپر اُٹھائے ہوئے قربانی کیلئے، اور رُوح اُلقدس کو نیچے ہمارے پاس بھیجا، جو کہ کبھی ایک انسان، یسُوع میں رہتا تھا۔ بالکل وہی خدا آج رات، رُوح اُلقدس کی صورت میں پوشیدہ ہے۔ اُن دو ٹکڑوں کو یکجا ہونا ہے، پھر آپ معائدے کے حصے دار ہیں۔ خدا نے ایسا ہی کیا، کہ انسان کے سامنے پوری طرح ظاہر ہو جائے، جبکہ اُس نے خود کو انسان بنا دیا۔

(43) میں کچھ سال قبل، ایک کہانی پڑھ رہا تھا۔ اور اِس کہانی میں، یہ بتایا گیا، ایک عظیم، عالیٰ ظرف بادشاہ...... ابھی میں، اُسکا نام بھول گیا ہوں۔ میں کہانی سنانے کے متعلق نہیں سوچ رہا تھا۔ شاید، یہ افسانہ ہے، لیکن یہ ہمیں اُس نقطے کی طرف لے جاتا ہے جو ہمیں ایک پس منظر دیتا ہے جس پر ہم بات کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بادشاہ، وہ ایک ایسا عالیٰ ظرف بادشاہ تھا، اور اپنی رعایا سے اتنا پیار کرنے والا، جبکہ، ایک دن، لیکن ایک دن اُس- اُس نے اپنے محافظ اور رعایا کے سامنے، اُس نے کہا، ''آج، تم آخری مرتبہ مجھے دیکھتے ہو، پھر کبھی مجھے کئی سالوں تک نہ دیکھو گے۔''

(44) اُسکے محافظوں اور اُسکے اُمرا نے اُس سے کہا، ''عالی جاہ، آپ ایسا کیوں کہتے ہو؟ کیا آپ

کہیں، ایک پردیسی بننے کیلئے، پردیس جارہے ہیں؟''

(45) اُس نے کہا، ''نہیں۔ میں یہیں ٹھہر رہا ہوں۔ ٹھیک ہے؛'' اُس نے کہا، ''میں باہر جارہا ہوں اپنی رعایا کے لوگوں کے درمیان۔ میں ایک دیہاتی بننے جارہا ہوں۔ میں کلہاڑی سے لکڑیاں کاٹنے جارہا ہوں۔ میں جارہا ہوں کہ- کہ زمین میں کھتی باڑی کرنے والوں کیساتھ محنت کروں میں جارہا ہوں کے زمین کی کھودائی کرنے والا بنوں۔ میں انگور کے درخت کی کانٹ چھانٹ کرنے جارہا ہوں اُن کیساتھ جوانگور کے درختوں کو چھانٹتے ہیں۔ میں اُن میں سے ایک بننے جارہا ہوں، تاکہ بہتر معلومات حاصل کروں کہ وہ کیا کررہے ہیں۔ اور میں اُن سے پیار کرتا ہوں۔ اور میں ذاتی طور پر اُن کیساتھ، رہ کر زیادہ آگاہی حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ وہ مجھے نہیں جانیں گے۔ لیکن، تب بھی، یوں ہی، میں آگاہی حاصل کرنا چاہتا ہوں۔''

(46) اور اگلی ہی صبح، جب اُسکے نمائندوں، اور اُس کے لوگوں نے اُسے دیکھا، ایک شخص جو کہ محل میں تھا، اپنا تاج اُتارتا ہے اور اِسے نیچے رکھتا ہے، یعنی تخت پر؛ اپنا شاہی چوغہ اُتارتا ہے، اور ایک دیہاتی کے کپڑے پہن کر، عام لوگوں کے درمیان چلتا پھرتا ہے۔

اب، اِسی طرح اِس چھوٹی سی کہانی میں ہمیں معلوم ہوتا ہے، اور تب ہم خدا کے متعلق ایسا پاتے ہیں۔

(47) اُنھوں نے بادشاہ سے، کہا،'' بادشاہ سلامت، ہم آپکو چاہتے ہیں۔ ہم آپ سے محبت کرتے ہیں۔ ہم- ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہی بادشاہ رہیں۔'' لیکن وہ اُن میں سے ایک بننا چاہتا تھا، تاکہ اُن کو بہتر طور پر جانے، کہ وہ بھی اُسے بہتر طور پر جان لیں، اصل میں وہ کیا تھا۔ یہ اُن پر ظاہر ہوجایگا، کہ وہ حقیقت میں کیا تھا۔

(48) اور یہی ہے جو خدا نے کیا۔ اُس- اُس نے اپنے آپکو، یہواہ خدا سے تبدیل کردیا، تاکہ ہم میں سے ایک بنے، کہ وہ دُکھ اُٹھائے، اور موت کا مزہ چکھے، وہ جان سکے کہ موت کا ڈنک کیسا تھا، اور موت کی سزا اپنے اُوپر لے لی۔ اُس- اُس نے اپنے ہی تاج اور چوغہ کو ایک طرف رکھ دیا، اور ہم میں سے ایک بن گیا۔ اُس نے چھوٹا بن کر- کر عاجزی کیساتھ- کیساتھ پاوں دھوئے۔ وہ خیموں میں، غریب غرباء کیساتھ رہا۔ وہ- وہ جنگلوں اور گلیوں میں، اُن کیساتھ سویا جو کمتر تھے۔ وہ ہم میں سے

ایک بن گیا، تا کہ ہمیں وہ بہتر طور پر سمجھ سکے، اور تا کہ ہم بھی اُسے بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

(49) اب، میرے خیال میں، اُسی میں، ہم اُسکے، خود کی، تبدیلی کو پاتے ہیں، جو اُس نے کی۔ اگر آپ غور کریں، تو وہ تین بیٹوں کے نام سے آیا۔ وہ ابنِ آدم کے نام سے، ابنِ خدا کے نام سے اور ابنِ داؤد کے نام سے۔ اب جیسا کہ وہ ابنِ آدم کے طور پر آیا۔

(50) اب، حزقی ایل 2 باب :3 آیت میں، خود، یہواہ، حزقی ایل، نبی کو، ''ابنِ آدم یعنی اِے آدم زاد پکارتا ہے۔''

(51) ابن آدم کا مطلب ہے ''نبی۔'' اُس نے اِسی طرح سے آنا تھا، استثنا کی تکمیل کو جو 18 باب :15 آیت میں لکھا تھا، جسکے متعلق موسیٰ نے کہا تھا، ''خداوند تمہارا خدا تمہارے ہی درمیان سے نبی برپا کریگا جو میری مانند ہوگا۔'' اُس نے کبھی بھی خود کو خدا کا بیٹا نہیں کہا۔ اُس نے خود کو، ''ابنِ آدم،'' کا حوالہ دے کر ہی مخاطب کیا کیونکہ اُسے کلام کے مطابق ہی آنا تھا۔ سمجھے؟ اُسے اُن کاغذ کے دو پھٹے ہوئے ٹکڑوں کو یکجا کرنا تھا، جیسے کہ پرانا عہد نامہ کی نبوت اور اُس کا اپنا کردار، وہ بالکل ٹھیک ایک جیسے بن جائیں۔ لہٰذا، وہ ابنِ آدم، کی صورت، میں آیا۔

(52) پھر ہم جانتے ہیں، اُسکی موت، دفن ہونے، اور جی اُٹھنے کے بعد، وہ پنتی کوست، کے دن پر خدا کے بیٹے کے طور پر آیا؛ خدا، یعنی، رُوح اُلقدس، کی صورت میں۔ وہ کیا کر رہا تھا؟ اپنے لوگوں پر خود کو مختلف صورتوں میں ظاہر کرتے ہوئے، وہ خود کو تبدیل کر رہا تھا۔ رُوح، جو کہ خدا ہے، وہ آیا، کہ خدا کے بیٹے کی حیثیت سے، کلیسیائی ادوار میں کام کرے، جو کہ رُوح اُلقدس ہے۔

(53) لیکن، ہزار سالہ بادشاہت میں، وہ ابنِ داؤد کی حیثیت سے آتا ہے، داؤد بادشاہ، کے تخت پر بیٹھنے کو۔ اُسے داؤد کا تخت لینا ہی تھا۔ وہ اب باپ کے تخت پر ہے۔ اور پھر اُس نے کہا، ''وہ جو غالب آئے وہ میرے ساتھ تخت پر بیٹھے گا، جیسے کہ میں غالب آیا ہوں اور اپنے باپ کے تخت پر بیٹھا ہوں۔'' لہٰذا، وہ، ہزار سالہ بادشاہت میں، وہ ابنِ داؤد ہوگا۔ یہ کیا ہے؟ وہی خدا، جو ہمیشہ ہی، بس اپنا -اپنا چہرہ تبدیل کر رہا ہے۔

میں، اپنی بیوی کیلئے، ایک شوہر ہوں۔

(54) کیا آپ نے غور کیا؟ سُورفینیکی عورت نے کہا، ''اے ابنِ داؤد، رحم فرما۔'' یسُوع، نے

اُس پر بالکل بھی توجہ نہ دی، بالکل بھی نہیں۔ اُس عورت کو کوئی حق نہیں تھا کہ وہ اُسے یوں بلائے۔ اُس عورت کا اُسکو ابنِ داؤد کہنے کا کوئی حق نہ تھا۔ کیونکہ وہ-وہ یہودیوں کیلئے، ابنِ داؤد ہے۔ لیکن اب اُس نے......لیکن جب اُس نے اُسکو کہا، ''خداوند،'' وہ اُسکا خداوند تھا، تب اُسے مل گیا جو اُس نے مانگا تھا۔

اب، جیسے کہ، وہ خود کو تبدیل کر رہا ہے۔

(55) اب، میں اپنے گھر میں، تین مختلف لوگوں کی طرح ہوں۔ میرے گھر میں، میری بیوی مجھ پر شوہر ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔ جبکہ میری بیٹی ایسا نہیں کرتی، وہ مجھ پر شوہر ہونے کا کوئی دعویٰ نہیں کرتی؛ کیونکہ میں اُسکا باپ ہوں۔ اور میرا چھوٹا پوتا بھی ہے، کیونکہ میں اُس کا دادا ہوں، لہٰذا اُسکا کوئی حق نہیں کہ مجھے باپ کہے۔ میں اُسکا باپ نہیں ہوں۔ میرا بیٹا اُسکا باپ ہے۔ میں تو اُسکا دادا ہوں۔ لیکن میں اب بھی وہی شخص ہوں۔

(56) اور خدا، وہ کیا کرتا ہے، وہ صرف خود کو بدلتا ہے، کہ وہ اُس نسل کا بن جائے، خود کو لوگوں پر ظاہر کرے۔ اور یہی ہے جو ہمیں یہاں، آج رات معلوم کرنا ہے۔ اِس وقت کس طور پر خدا خیال کرتا ہے کہ میں خود کو لوگوں پر ظاہر کروں؟ اُس نے اپنا چہرہ تبدیل کیا ہے، وہ اپنا کردار بدلتا ہے، لیکن وہ اپنا مزاج تبدیل نہیں کرتا۔ وہ اپنی-اپنی طبیعت یا مزاج نہیں بدلتا ہے۔ وہ ایک شخص سے دوسرے میں، صرف اپنا چہرہ بدلتا ہے۔ وہ اپنے آپکو لوگوں پر زیادہ واضح یا صاف ظاہر کرنے کو، اِیسا کرتا ہے، تاکہ وہ یہ جان سکیں کہ وہ کون ہے، اور وہ کیا ہے۔

(57) ہم عبرانیوں 1 باب میں، پڑھتے ہیں، ''اگلے زمانہ میں خدا نے، باپ دادا سے حصہ بہ حصہ، اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے، اِس زمانہ کے آخر میں ہم سے اپنے بیٹے، یسُوع کی معرفت کلام کیا۔''

(58) اب، ''نبیوں کے متعلق،'' یسُوع نے کہا تھا، جب وہ یہاں زمین پر تھا'' کہ وہ خدا تھے۔ تم کہتے ہو جن نبیوں کے پاس خدا کا کلام آیا، 'وہ خدا تھے۔' اور کلام کی آیات کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا،'' اُس نے ایسا ہی کہا تھا۔ کہا، ''آپ اُسے کیسے مجرم ٹھہرا سکتے ہیں، جبکہ وہ خدا کا بیٹا ہے؟'' سمجھے؟

(59) خدا کا کلام ہر دور میں حالات بتانے والا رہا ہے، کہ کیا ہونے والا ہے۔ اور یسُوع ہی اُن

تمام پیشگوئیوں کی تکمیل تھا۔'' اور الوہیت کی ساری معموری اُسی میں مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے۔'' ساری معموری اُسی میں تھی۔ یوسف میں بھی وہی تھا۔ ایلیاہ میں بھی وہی تھا۔ موسیٰ میں بھی وہی تھا۔ بالکل وہی داؤد میں بھی تھا، جو کہ ایک رد کیا گیا بادشاہ تھا۔

(60) ایک بادشاہ کے طور پر، اُسکے اپنوں نے اُسے رد کیا تھا۔ اور جیسے ہی وہ- وہ صحن سے باہر گیا، ایک چھوٹا سا، دُکھ دینے والا شخص رینگتے ہوئے اُسکی طرف آیا، جو اُسکی- اُسکی بادشاہت، اور اُسکے نظام کو بھی پسند نہیں کرتا تھا، اور اُس نے اُس پر تھوکا۔ اور محافظ نے اپنی تلوار کھینچی، اور کہا،'' کیا میں اِسکا سر قلم کر دوں، جو میرے بادشاہ پر تھوک رہا ہے؟''

(61) اور ہو سکتا ہے داؤد، نہ محسوس کر رہا ہو کہ اُس وقت وہ کیا کر رہا تھا، لیکن وہ مسح شدہ تھا۔ اور اُس نے کہا،'' اُسے چھوڑ دو۔ خدا نے اُسے بتایا کہ ایسا کر۔'' ایک رد کیے بادشاہ کی طرح، وہ پہاڑی پر چڑھ گیا اور یروشلیم پر رویا۔

(62) کیا آپ نے غور کیا؟ پھر چند سو سال بعد، ابن داؤد پر تھوکا گیا، انہی گلیوں میں، اور پہاڑی پر، اِسی پہاڑ سے، ایک رد کیے گئے بادشاہ کی طرح، یروشلیم پر نگاہ کی۔ اور پکار اُٹھا،'' اے یروشلیم، کتنی ہی بار میں نے چاہا کہ تجھے اپنے پروں تلے چھپا لوں جیسے مرغی اپنے بچوں کو پروں تلے چھپاتی ہے، مگر تو نے نہ چاہا؟''

(63) اُس نے پھر بھی اپنی فطرت کو نہ بدلا، سبب عبرانیوں 13 باب :8 آیت نے فرمایا،'' وہ کل، آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔'' خدا جسم میں ظاہر ہوا، تاکہ مرے، اور ہمیں گناہ سے مخلصی دے۔ اِسی لیے اُس نے خود کو تبدیل کیا، کہ ایک- ایک انسان بنے۔

(64) ہم دیکھتے ہیں، مقدس یوحنا 12 باب :20 آیت میں، یونانیوں نے اُسے منادی کرتے سُنا تھا۔ اب، کوئی شخص بھی اُسکی اُس وقت تک نہیں سُن سکتا جب تک اُسکا دل اُسے دیکھنے کو بے چین نہ ہو۔ جیسے ایوب اور پچھلے زمانے کے نبی، وہ سب اُسے دیکھنا چاہتے تھے۔ لہٰذا، یہ یونانی اُس سے ملنے کو آئے۔ وہ فلپس کے پاس آئے، جو بیت صیدا سے تھا، اور کہا،'' جناب، ہم یسوع کو ملنا چاہتے ہیں۔''

(65) یونانی اُسے دیکھنا چاہتے تھے، لیکن وہ اِس قابل نہ تھے کہ اُسے دیکھیں کیونکہ وہ اپنی اِنسانی

ہیکل میں تھا۔ ’’خدا نے مسیح میں ہوکر، خود دُنیا سے ملاپ کر لیا تھا۔‘‘ اب ہم جانتے ہیں کہ، اِسی حالت میں، یہ یونانی اُسے نہیں دیکھ سکے۔

(66) اور غور کریں بالکل وہی الفاظ جسکا یسُوع نے، اُنکے سامنے اظہار کیا۔ اُس نے فرمایا، ’’جب تک گندم کا دانہ زمین میں گر کے، مر نہیں جاتا، تو وہ اکیلا رہتا ہے۔‘‘ دوسرے لفظوں میں، وہ اُسے پھر بعد میں، اُس تبدیلی چہرہ میں کبھی نہیں دیکھیں گے، کیونکہ وہ انسانی بدن کے پردہ میں تھا۔ لیکن جب یہ گندم کا دانہ زمین میں گرا، پھر اِس نے اُن تمام نسلوں کو جنم دیا۔ بیشک، وہ اُس وقت، یہودیوں کے پاس بھیجا گیا تھا۔ لیکن اِس گندم کے دانہ کو زمین میں گرنا ضروری تھا؛ پوشیدہ خدا کا، انسانی جسم میں ہوکر، جو کے غیر ایمانداروں سے چھپا ہوا تھا، لیکن وہ ایمانداروں پر ظاہر ہو گیا۔

(67) یوحنا 1 باب میں، ’’ابتداء میں کلام تھا، اور کلام خدا کیساتھ تھا، اور کلام خدا تھا۔ اور کلام مجسم ہوا، اور ہمارے درمیان رہا، اور ہم نے اُسکا ایسا جلال دیکھا، جیسے باپ کے، اکلوتے کا جلال۔‘‘ اب، ابتداء میں کلام تھا۔ کلام ایک قوت سوچ کا اظہار ہے۔

(68) یہاں تک کہ ابتداء میں، وہ خدا بھی نہیں تھا۔ اب، آج، ہماری انگریزی کا لفظ خدا، کا مطلب ہے ’’جسکی پرستش کی جائے۔‘‘ یہ ذہن کو کتنا اُلجھا رہا ہے۔ آپ کسی شخص کو خدا بنا سکتے ہیں۔ آپ کسی چیز کو خدا بنا سکتے ہیں۔

(69) لیکن پرانے عہد نامہ میں، پیدائش 1 باب میں، ’’ابتداء میں خدا،‘‘ کے لیے لفظ ایلوہیم، استعمال ہوا ہے۔ ایلوہیم کا مطلب ’’خود وجود رکھنے والا۔‘‘ کتنا فرق ہے لفظ ایلوہیم کا، ہمارے لفظ خدا سے۔ ایلوہیم کا مطلب ہے ’’خود وجود رکھنے والا۔‘‘

(70) ہم خود سے وجود نہیں رکھ سکتے۔ ہم قادرِ مُطلق نہیں ہو سکتے، بہت زیادہ اختیار والے نہیں ہو سکتے، ہر جگہ موجود نہیں ہو سکتے، سب کچھ جاننے والے نہیں ہو سکتے۔ جو ایلوہیم اِس سب کا اظہار کرتا ہے۔ ہم وہ نہیں ہو سکتے۔ وہ درخت جس میں سے آپ خدا بناتے ہو، یا وہ- یا وہ عمارت، یہ خود وجود میں آنے والی نہیں ہے۔

(71) لہٰذا، ابتدا میں، خدا تھا، جو کہ ابدی، زندگی تھی۔ اُس میں صفات تھیں، اور صفات کلام بن گئیں، اور کلام مجسم ہوا۔ یسُوع فدیہ دینے والا تھا۔ اور فدیہ کا، مطلب ہے، ’’واپس لانا۔‘‘ اگر اُسے

اِسے واپس ہی لانا ہے، تو اِسے کہیں اور ہونا پڑتا تاکہ واپس لایا جائے۔ لٰہذا، آپ دیکھتے ہیں، کہ تمام لوگ اِس قابل نہ ہونگے کے اِسے دیکھیں، کیونکہ تمام لوگ ابتدا میں خدا کی سوچ میں نہ تھے۔ سمجھے؟

(72) کاہنوں کو دیکھیں۔ جب اُنہوں نے دیکھا کہ وہ خود کو بالکل کلام کیساتھ بیان کرتا ہے، جو کہ وہ تھا، اُنھوں نے کہا، ''یہ بعل زبوب ہے۔'' جس نے ظاہر کر دیا کہ اُنکی فطرت کہاں تھی۔ یہ اُس زمانے کی جدید سوچ تھی۔

(73) لیکن جب اُس چھوٹی کسبی سے، وہ پھاٹک پر ملا، تو اُسے، اپنا مسیحانہ نشان بتایا، کہ اُس عورت نے کیا کیا تھا۔ ''کیوں،'' اُس عورت نے کہا، ''جناب، میں سمجھتی ہوں کہ آپ ایک نبی ہیں۔ ہم جانتے ہیں، کہ جب مسیح، آئیگا، تو وہ ہمیں یہ تمام باتیں بتائیگا۔'' وہ اُسے مسیح کی حیثیت سے پہچان رہی تھی، کہ وہی مسح شدہ ہے، کیونکہ وہ کلام کی اہلیت وعلمیت پر پورا اُترا تھا۔ کیا تم نہیں دیکھتے؟ [جماعت کہتی ہیں، ''آمین۔'' - ایڈیٹر۔] دو کاغذ کے ٹکڑے یکجا ہو رہے تھے۔ وہ کہتی ہے، ''ہم جانتے ہیں کہ مسیحا جب آئیگا۔''

(74) اب، شاید خدا کو یہ اور وہ مخلوط نسل مل گئی ہوگی، ایک سانچے کی طرح، گھنٹی کی خاص آواز سننے کو۔ لیکن جب یسُوع پیچھے پھرا، اور فرمایا، ''میں ہی وہ ہوں جو تجھ سے بات کرتا ہوں؛'' وہاں کوئی بھی ''بعل زبوب جیسا تاثر نہ تھا۔'' اُس نے اپنا پانی کا گھڑا وہیں چھوڑا، شہر کے اندر دوڑ گئی، اور کہا، ''آو، ایک شخص کو دیکھو جس نے میرے سارے کام مجھے بتائے جو میں نے کیے ہیں۔ کیا یہ بالکل وہی مسیحا نہیں؟'' سمجھے؟

(75) اب، کس نے ایسا کیا؟ اِس تجربے کیساتھ پچھلے کلام کو شامل کرتے ہوئے جو کہ - جو کہ یسُوع اُسے دے رہا تھا، اُس نے کیا کیا؟ اور اس کلام نے اُسے مسیح بنا دیا۔ اور کیا آپ نے غور کیا؟ جلد ہی، اُسکے گناہ معاف کر دیے گے تھے، کیونکہ، شروع میں، وہ نجات یا مخلصی کے قابل تھی، کیونکہ وہ ابتدا ہی سے خدا کی سوچ میں تھی۔ لٰہذا، یسُوع نے اُسے مخلصی دی یا اُسے واپس لایا، جب اُس عورت نے دیکھا کے یہواہ کا، مجسم شدہ کلام ظاہر ہو گیا ہے، جو وہ تھا، اور جو وہ ہے۔

(76) اب، جب یسُوع آیا، اگر وہ نوح کے پیغام کیساتھ آتا، تو یہ کام نہیں کرتا۔ ایک کشتی بناتا، اور تیراتا، یہ کام نہیں ہونا تھا۔ لیکن نوح خدا کا ایک حصہ تھا۔ اور اُس نے ایک خاص طریقہ یا اپنے

ڈھنگ پر کام کیا، کیونکہ وہ مخصوص تھا اور اُسکا پیغام عجیب تھا کیونکہ یہ وہی کلام تھا جو مجسم ہونے والا تھا۔

(77) وہ موسیٰ کے پیغام کیساتھ نہیں آ سکتا تھا، کیونکہ اِس سے یہ کام نہیں ہونا تھا۔ موسیٰ پر، خدا کا ایک حصہ، ظاہر کیا گیا تھا۔ وہ ایک ایسا کلام تھا جسکا اظہار اُس وقت پر کیا گیا، لیکن یسُوع اُس طریقہ سے نہیں آیا۔ بائبل میں بھی کبھی یہ نہیں فرمایا گیا کہ یسُوع اُس طریقہ سے آئیگا۔

(78) لیکن جب وہ آیا، اُس نے بالکل صحیح اظہار کیا جیسا کہ اُس۔ اُس عہد نامہ میں کہا گیا تھا اُسے اظہار کرنا ہوگا، تب وہ تمام جو نجات کے قابل تھے اُنھوں نے اِسکا یقین کیا، کیونکہ وہ خدا کی سوچ تھے۔ ابتدا میں اُسکی ذات کی تمام صفات مجسم ہوئیں، اور مخلصی دینے والا بنا، اور واپس خدا کے پاس لے آیا تھا۔ ''جتنوں نے اُسے قبول کیا، اُن کو اُس نے خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا،'' کیونکہ وہ نجات پانے کے قابل تھے۔ وہ شروع ہی سے، سوچ میں تھے۔

(79) اگر ہم ایک لمحہ بھی یہاں رُک سکتے، اگر یہ ممکن بھی ہوتا، اور اِسکے متعلق، آج رات سوچتے، اُس وقت کے پیغام کے متعلق، جو یہواہ کے خیالات کا اظہار ہے۔ ''بنائے عالم سے پیشتر،'' ہمیں بتایا، ''ہمارے نام برّہ کی کتابِ حیات میں شامل کر دیے گئے تھے۔'' پھر ہم دو پہلو دیکھ سکتے ہیں، جیسے میں نے پہلے ذکر کیا۔ کیوں ایک پہلو دوسرے والے سے فرق ہے۔ اِسے ضروری اُسی طرح کا ہونا چاہیے۔ یہ ہمیشہ اِیسا ہی تھا۔ یہ ہمیشہ ایسا ہی ہے، اور یہ ہمیشہ ایسا ہی رہیگا۔ ''وہ کلام تھا۔ اور کلام مجسم ہوا تھا اور ہمارے درمیان رہا۔''

(80) اب، خدا، پیچھے...... پرانے عہد نامہ کے دنوں میں، ہم جانتے ہیں کہ وہ اپنے لوگوں پر، مختلف صورتوں میں ظاہر ہوا تھا، اُس نے اپنے آپکو پرانے جانور کی سخت کھال کے پیچھے چھپا رکھا تھا۔ خدا اپنے رحم کے تخت پر، جانور کی کھال کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ ہمیں معلوم ہوتا ہے، کیسے سلیمان نے، جب اُس نے خداوند کی ہیکل کو مخصوص کیا، اور یہی جانور کی کھالیں وہاں لٹک رہی تھیں، جو کہ پردہ تھا، کیسے وہ آگ کے ستون کی حیثیت سے اندر داخل ہوا، اور بادل کے طور پر، اور نیچے وہاں پیچھے چلا گیا، اور خود کو دُنیا سے باہر پردے میں چھپا لیا۔ لیکن، ایمان سے، اسرائیلی جانتے تھے کہ وہ وہیں تھا۔ اُنھیں معلوم تھا کہ وہ وہیں تھا، اِس سے قطع نظر کہ کوئی بے دین دُنیا میں سے اُس کو کچھ کہتا۔ وہ غیر ایمانداروں سے چھپا ہوا تھا۔ لیکن ایماندار، ایمان سے، اُسے جانتے تھے کہ وہ واپس وہیں گیا تھا۔

اُن پر رحم ہوا تھا۔ اور وہ اپنے رحم و کرم کے تخت پر تھا، جو کہ ایک بہت بڑا بھید تھا۔

(81) آپ جانتے ہیں، پرانے عہد نامہ میں، اُس پردے کے اندر جانے سے موت تھی۔ مگر اب اس پردے سے باہر رہنے سے موت ہے۔ تب اُس جلال میں داخل ہونے سے موت تھی۔ مگر اب اس جلال سے باہر رہنے سے موت ہے۔ بیشک، یہ کلوری پر، پردہ پھٹنے کی وجہ سے ہوا، یہ پرانا پردہ، پھٹ گیا تھا۔ اور اب اُسکی حضوری سے دور رہنا موت ہے۔ مگر تب اُسکی حضوری میں رہنا موت تھا۔ سمجھے؟ یہ تبدیلی آگے اور پیچھے کی ہے، اور ضرور ہے کہ آپ کلام میں سے معلوم کریں یہ سمجھتے ہوئے کہ ہم کس دن میں رہ رہے ہیں۔

(82) اب، جبکہ کلوری پر پردہ دو حصوں میں پھٹ گیا تھا، تب رحم و کرم کا تخت صاف واضح ظاہر نظر آنے لگا۔ (لیکن کیا ہوا تھا؟ خون میں لت پت، یہ کلوری پر لٹک رہا تھا۔) جیسے ہی وہ، سال بہ سال خون لیتے تھے، پاک ترین مقام کو دھوتے اور رحم کے تخت پر چھڑکاو کرتے، وہیں پر، خدا نے، اپنی زوردار طاقتور بجلی کی گرج کیساتھ، اُوپر سے نیچے تک پرانے جانور کی سخت کھال کے پردہ کو پھاڑ دیا، اور رحم کا تخت واضح طور پر نظر آنے لگا۔

(83) بالکل حقیقی، خدا کا برّہ کلوری پر صاف واضح طور پر لٹک رہا تھا، اصل رحم کا تخت، جبکہ خدا نے خود سے، قیمت چکا دی تھی؛ اور ہم میں سے ایک بن گیا، اور خود کو ایک انسان کے طور پر ظاہر کر دیا، ہمارے ساتھ واقفیت رکھنے کو، اور تا کہ ہم اُسکے واقف ہو جائیں۔ فدیہ کے اُس دن میں تمام اسرائیل پر رحم کا تخت پوری طرح واضح تھا۔

(84) لیکن، افسوس، اُن دنوں کلیسیائی بزرگوں کی رسموں پر، اُنہی رسموں کی بنا پر، لوگوں نے اصل رحم کے تخت پر پردہ ڈالا ہوا تھا۔ اگر اُنھیں کلام کا علم ہوتا، تو ہر ایک ٹکڑا اُس چینی ٹکڑے کی طرح واپس آ جاتا۔ پرانے عہد نامہ کی پیشگوئی پوری ہو جاتی، اور یہ ایسا تھا۔ اور اگر اُنھیں کلام سیکھا دیا گیا ہوتا، تو وہ رحم کا تخت بھی دیکھ لیتے۔ ''جیسا کہ موسیٰ نے،'' یہاں کہا، کہ،''اِسی دن سے وہ پردہ میں ہیں۔ یہ ابھی تک اُن کے دلوں پر ہے۔'' وہ اِسے نہیں دیکھتے۔

(85) لیکن، وہ فدیہ دینے والا اور دکھ سہنے والا، خدا تھا۔ وہ ایک اصل حقیقی رحم کا تخت تھا جو ایک بھرپور منظر میں واضح تھا۔ جیسے ہم نے گیت گایا:

دیکھو، اُس پر نگاہ کرو جو واضح ہے۔

وہ ایک، طاقتور فاتح ہے،

جب سے اُس نے پردے کو دو ٹکڑوں میں پھاڑا۔

(86) دیکھو، وہ رحم کا تخت، آ گیا، جماعت میں صاف واضح طور پر لٹک رہا ہے۔ لیکن اُنہی سے، ایک واضح رائے کے ماتحت ہونا......

(87) اب، خواتین وحضرات، اور اِس کنونشن کے نمائندگان میں، قطع نظر کسی شخص سے آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ لیکن، آج کے نقطہ نظر میں، اِس نقطہ نظر میں جسکے لیے آج ہم یہاں موجود ہیں، میں بزرگوں کی رسموں سے ڈرتا ہوں، یعنی کلیسیائی بزرگوں سے، جنہوں نے بہت سے لوگوں سے اُسے چھپائے رکھا۔ جب سے پاک رُوح ان آخری ایام میں آ چکا ہے، جیسا کے نبوت کی گئی تھی، اور پردہ چاک ہو گیا ہے، بہت سے لوگوں کی کوشش ہے کے اپنے بزرگوں کی رسومات کو لٹکا دیں۔ اور اسی لیے وہ اتنی بڑی خوشی اور سلامتی، کو دیکھ نہیں سکتے، اور وہ کام جو کلیسیاء کے پاس آج ہیں۔ تا حال، اُنکو واضع طور پر نظر آتے ہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔

اُس نے، اِس دن کے وعدہ کے کلام کو چھپائے رکھا۔

(88) اب، رسومات نے ایک پردہ اوڑھا ہوا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ معجزات کے دن گزر گئے ہیں۔ ایک آدمی مجھ سے بولا، ایک اچھا، تہذیب یافتہ شخص ٹکسن، ایری زونا میں، جہاں میں رہتا ہوں۔ میری رامادہ میں ملاقات ہوئی تھی۔ اور ہم بزنس مین کنونشن پر گفتگو کر رہے تھے جہاں خداوند یسُوع مسیح آموجود ہوا تھا اور بڑے عظیم کام ہوئے تھے۔ اور یہ مسیحی شخص میرے پاس آیا، اور اُس نے مجھ سے کہا......کلیسیاء کے خادم، نیک انسان ہیں، اور اُس نے کہا، ’’بھائی برنہم، آپ لوگوں کو رسولی دور کی منصوبہ بندی کے لیے تیار کر رہے ہیں،‘‘ اُس نے کہا، ’’اور جبکہ رسولی دور ختم ہو چکا ہے۔‘‘

(89) اور میں نے کہا، ’’میرے بھائی، میں آپ کیلئے دُعا کرتا ہوں، مجھے دکھا و کلامِ مقدس میں، کب رسولی دور ختم ہوا۔‘‘ میں نے کہا، ’’رسولی دور کا آغاز پنتی کوست کے دن ہی سے ہوا تھا، اور یہ جاری ہے......پنتی کوست کے دن، پطرس نے کہا، ’یہ وعدہ تم سے، اور تمہاری اولاد سے، اور اُن دُور کے لوگوں سے بھی ہے، یہاں تک کہ جتنوں کو خداوند ہمارا خدا بلائیگا۔‘ یہ کب ختم ہوا؟ مگر خدا اب بھی

بلا رہا ہے، جبکہ رسولی دور اب تک رواں ہے۔''

(90) اور لہٰذا اسی طرح سے لوگ بزرگوں کی رسومات سے، بہت سے لوگوں کی آنکھوں پر پٹی باندھنے کی کوشش کرتے ہیں، جیسا کہ تب تھا۔ اور آپ یہ دیکھنے میں ناکام رہے ہیں کہ کیوں اتنے زیادہ لوگ اِس پر فخر کرنے والے اور جوش سے بھرے ہیں۔ اور- اور یہ عبادات غیر معمولی ہیں، اور دوسرے لوگوں کے سامنے، ایسی عجیب ہیں، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اُنھوں نے وہ ساری رُکاوٹیں دور کر دیں۔ اُنھوں نے اُن پردوں کو چاک کر دیا ہے، خدا کی پاک حضوری میں داخل ہو کر، جہاں وہ دیکھتے ہیں یہ اِس وقت کا ظاہر شدہ وعدہ لوگوں کے سامنے ظاہر کر دیا گیا۔ وہ دیکھتے ہیں جسکا خدا نے وعدہ کیا۔

(91) یوایل 2 باب :28 آیت میں، اُس نے وعدہ کیا، کہ'' اور ان آخری دنوں میں ہر فردِ بشر پر اپنی رُوح نازل کرونگا، ان آخری دنوں میں۔'' میرے خیال میں یونانی لفظ *kenos*، جسکا مطلب ہے اُس نے خود کو'' خالی'' کر دیا۔ نہ کہ اُس طرح سے جو ہم کہیں گے، جیسا کہ کوئی چیز کسی شخص کے اندر تھی، کہ اُس نے خالی کر دیا۔ لیکن، اُس نے خود کو انڈیل دیا۔

(92) اُس نے اپنی اَن دیکھی صورت کو؛ بدل دیا۔ اُس- اُس نے، اُس صورت سے جو وہ تھا، اُس سے جو وہ ہے۔ اُس نے کبھی اپنے مزاج کو نہیں بدلا۔ لیکن پنتی کوست کے دن پر، اُس نے خود کو ابنِ آدم سے، ابن خدا میں بدل دیا۔ وہ لوگوں کے ساتھ نہیں آیا۔ بلکہ وہ لوگوں میں آیا، سمجھے، بالکل وہی خدا، اس عظیم دور میں، اپنے خدمت کے کام کو جاری رکھنے کو۔

(93) اُس نے بائبل میں پیشگوئی کی تھی، کہ'' ایک دن ایسا آئیگا جو نہ تو رات ہو گا نہ ہی دن، لیکن شام کے وقت میں روشنی ہوگی۔'' اب، سورج، جغرافیائی طور سے، مشرق سے نکلتا ہے اور مغرب میں غروب ہوتا ہے۔ ہر دفعہ، یہ ایک ہی سورج ہے۔ اب، جبکہ، بیٹا، *S-o-n*، خود اسرائیل کے، مشرقی لوگوں کے سامنے، خدا کے وعدہ کردہ کلام کے ظہور میں ظاہر ہو گیا۔

(94) ہم تاریکی کے زمانہ میں تھے۔ اور اِسی طرح سے، ہمارے اصلاح کاروں کے پاس کافی روشنی تھی، گرجے بنائے اور تنظیمیں بنائیں، اور اُن میں شمولیت اختیار کر کے داخل ہوتے ہیں؛ اور بچوں کو چومتے، اور بوڑھوں کی شادی کرتے ہیں، اور مُردوں کو دفناتے ہیں، اور اِسی طرح کے اور کام

کرتے ہیں؛ لیکن پھر بھی کلیسیاء میں رہتے ہیں۔

(95) لیکن، شام کے وقت، ''روشنی ہوگی،'' اُس نے کہا، ''شام کے وقت۔'' اور کلام کے کسی حوالہ میں تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔ اور یہی بیٹا S-o-n جس نے اپنے آپ کو اُنڈیل دیا، یعنی خالی کر دیا، پنتی کوست کے دن پر، شام کے وقت اُس نے یہی کرنے کا وعدہ کیا۔ سمجھے؟ یہ وعدہ کے مطابق ہے۔

(96) اس حصّہ کو جوڑیئے۔ دیکھیں کیا ہو رہا ہے، اور دیکھیں اُس نے کس کا وعدہ کیا، پھر آپ دیکھیں گے ہم کہاں پر ہیں۔ اُس چیز کو جوڑیئے۔ آپ اِس طاقتور اور عظیم شخص کا چہرہ عیاں ہوتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔ رسومات نے لوگوں کو، دوبارہ، اندھا کر دیا ہے ان عظیم چیزوں کے سامنے جن کی پیشگوئی کی گئی تھی۔

(97) جب موسیٰ، پہاڑ سے نیچے اُترا، جس پر آگ لگی ہوئی تھی، وہ منظر کتنا خوبصورت تھا!

(98) موسیٰ مصر میں گیا اور کلیسیاء کے بزرگوں کو بتایا کہ خداوند خدا اُسکے پاس آیا تھا ''میں ہوں کے نام میں۔'' وہ نام زمانہ حال کا ہے؛ نہ کہ ''میں تھا؛ نہ کہ میں ہونگا۔'' لیکن، ''میں ہوں،'' ہمیشہ ہی ایک جیسا، کل، آج، اور ابد تک یکساں۔ وہ زمانہ حال کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ...... جو کہ موازنہ کرتا ہے عبرانیوں کے 13 باب :8 آیت کے ساتھ، ''یسُوع مسیح کل، آج، اور ابد تک یکساں ہے۔''

(99) یہ ابھی تک نبوت کا کلام ہے۔ اور، وہ جماعت، جسے اِس دن کے تجربے کو، اُس کلام کے ساتھ ملانا تھا۔ جو اصلاح کاروں کے پاس تھا، اوہ، لیکن یہ ایک دوسرا دن ہے۔ دیکھیں جس دن میں ہم رہ رہے ہیں۔ جیسے کہ وہ اِن دنوں میں نہیں آ سکتا تھا، بلکہ اُن دنوں میں اُسے زمین پر آنا تھا جب وہ زمین پر آیا تھا، اُن دنوں میں ۔ میں اُسطرح جیسے موسیٰ آیا، یا کوئی نبیوں میں سے آیا؛ کیا اِس کی نبوت نہیں کی گئی تھی۔ اور اِن آخری ایام میں، یہ نبوت کی گئی کہ اِس طرح سے آنا ہے۔ یہ لُوتھر کی بیداری کی شکل میں نہیں آ سکتا۔ یہ ویسلی کی بیداری کی شکل میں نہیں آ سکتا۔ یہ بحالی کا وقت ہے۔ یہی وقت ہے کہ ضرور واپس بیٹے کی اصل روشنی کی طرف، بالکل اصل روشنی کی طرف آیا جائے۔

(100) اوہ، اُس کلام میں، کیسے ہم کچھ شامل کر سکتے ہیں! اور آپ علمِ الٰہیات کے لوگ، آپ دُنیا کے کسی حصہ سے بھی ہوں، آپ کو معلوم ہے کہ وہ سچ ہے۔ یہ وعدہ ہے۔ یہی ہے جو لوگوں کو مختلف بناتا ہے۔ یہی ہے جو مختلف قسم کی چیز بناتا ہے، جن کو آپ پکارتے ہو۔ یہی وجہ ہے کہ وہ...... وہ......

رسومات سے، پردہ ہٹا دیا گیا ہے، اور وہ اِسے دیکھتے ہیں۔ وہ کل، آج، اور ہمیشہ تک یکساں ہے۔ سمجھے؟ یہی- یہی خدا کا وعدہ ہے، اور ہم اِس کے برخلاف نہیں چل سکتے؛ اسلیئے کہ کلام کی آیات کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ جی ہاں۔ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے اِسکا وعدہ کیا۔ اُس نے خود کو اپنے لوگوں کے اندر خالی کر دیا تھا۔ اور وہ کل، آج، اور ابد تک یکساں ہے۔

(101) موسیٰ کے، مصر میں جانے کے بعد، یہ اعلان کر دیا گیا، اور باپ نے اپنے پیغام کو کوہِ سینا پر اُترنے سے ثابت کر دیا، بالکل اِسی آگ کے ستون میں رہ کر، اور پہاڑ پر آگ لگا کر۔ کیا ہم نے غور کیا؟ وہ شخص جس نے وعدہ کیا تھا، وہ اپنے کلام کیساتھ ظاہر ہوا۔ اُسکے پاس احکامات تھے۔ اور وہ یہ احکامات لے کر آیا تھا، وہ......احکامات کلام تھا۔ وہ کلام لوگوں کے پاس اب تک کبھی نہیں آیا تھا۔ لہٰذا، کلام ہمیشہ ہی نبی کے پاس آتا ہے، اور وہ اُس زمانے کا نبی تھا۔

(102) اِسی طرح، یسُوع کلام تھا۔ یوحنا ایک نبی تھا۔ اور یسُوع، پانی میں اُسکے پاس آیا، کیونکہ کلام ہمیشہ ہی، بغیر کسی رکاوٹ کے نبی کے پاس آتا ہے۔ سمجھے؟ کلام اِس کے پاس آتا ہے۔

(103) لہٰذا، کلام موسیٰ کے پاس، احکامات؛ کی صورت میں آیا۔ اور اُس نے اُنکو لے لیا۔ اب، کیوں؟ اِس سے قبل کے کلام ظاہر ہوتا اور سونپا جاتا، موسیٰ نے اپنے چہرے کو چھپانا تھا، اُس کلام کی خاطر جو مکمل طور پر ظاہر نہیں ہوا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ کچھ ہوا تھا، لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے، کہ بجلی کا گرجنا اور چمکنا کیا تھا۔ تب، اُنھوں نے کہا، ''موسیٰ بات کرے، نہ کہ خدا ہم سے بات کرے۔''

(104) اور خدا نے فرمایا، ''آئندہ سے، میں ٹھیک یہی کرونگا۔ مزید میں، اِسطرح دکھائی نہ دوں گا۔ میں اُنکے پاس ایک نبی بھیجوں گا۔ لہٰذا وہ ایسا ہی کرے گا......میں اپنے نبی کے وسیلہ سے کلام کروں گا۔''

(105) اب، اگر موسیٰ، فطری قانون کے ساتھ، (جیسے کہ پولوس نے، دوسرے کرنتھیوں میں یہاں، ہمارے سامنے ظاہر کیا)، اُسے اپنا فطرتی چہرہ چھپانا تھا، تو روحانی چہرہ کتنا زیادہ جلالی ہوگا جو غیر ایمانداروں سے چھپایا گیا مگر اُس پر ظاہر کیا گیا! کتنا زیادہ وہ اُسے کہتے......موسیٰ ایک عجیب شخص تھا۔ کتنا زیادہ وہ آپکو کہیں گے، جس نے پردہ چاک کر دیا ہے، آگ کے ستون کے اندر جا چکا ہے، اور برکت کے ساتھ باہر آ چکا ہے! اور اب آپ پردہ ہیں۔ لوگ اِسے نہیں دیکھ سکتے۔

وہ اِسے سمجھ نہیں سکتے۔

(106) ’’اگر فطرت جلالی ہو، تو مافوق الفطرت کتنی جلالی ہوگی! اگر فطرت، جسکا اِس میں خاتمہ ہوگیا تھا، جلالی ہوتی، تو کتنی زیادہ یہ جلالی ہوگی جسکا اِس میں خاتمہ نہیں ہوگا!‘‘

(107) لیکن، ابھی تک، یہ پردہ میں ہے۔ یہ ایماندار کیلئے پردہ میں نہیں ہے، بلکہ غیر ایماندار کیلئے پردہ میں ہے۔ وہ اِسکو دیکھ نہیں سکتا۔ خدا نے ہمیشہ ہی خود کو غیر ایمانداروں سے پردہ میں رکھا ہے۔ رسومات اِسے چھپاتی ہیں۔ تب جیسے اُن لوگوں نے اُسے چھپایا، ویسے ہی وہ آج بھی چھپاتے ہیں۔

(108) وہ روحانی پردہ تھا جواب ہمارے پاس ہے، وہاں فطری پردہ تھا۔ جہاں وہ لکھے ہوئے کلام سے نبی کے ذریعے ثابت ہوتے، ایک نبوت کرنے والا، لکھے ہوئے کلام کیساتھ آتا، اور اُسے اُن کیلئے آسان بنا دیتا۔

(109) اُنھیں معلوم تھا کہ کلام وہاں تھا، لیکن اُنھیں اِسکا مطلب معلوم نہ تھا۔ اور موسیٰ نے اُسے اُن لوگوں کیلئے آسان بنا دیا۔ اُس نے کہا، ’’احکامات یہ فرماتے ہیں، اور یہ ایسا کیوں ہے۔‘‘ اُس نے اِسے آسان کر دیا۔ اس سے قبل کے اِسے آسان یا سادہ بنایا جاتا، یہ پردہ میں تھا۔

(110) اور لہٰذا آج بھی، ایسا ہی ہے، یہ لوگوں کے سامنے پردہ میں ہے، جب تک یہ لوگوں کے سامنے ظاہر نہ ہو جائے اور لوگوں کیلئے آسان اور سادہ تر بنایا نہ جائے۔ خدا، قادرِ مطلق خدا، یعنی کلام، انسانی بدن کے پردہ میں تھا۔ غور کیجیے۔ اب ہم جانتے ہیں کہ وہ غیر ایمانداروں کے واسطے چھپا ہوا تھا، لیکن ایمانداروں پر اُس نے اپنے آپ کو منکشف کیا۔

(111) غور کیجیے، تنہا، موسیٰ ہی کو اِس آگ کے ستون میں داخل ہونا تھا۔ کوئی بھی شخص اُسکے ساتھ نہیں جا سکتا تھا۔ ایسا نہیں تھا...... ایسا نہیں تھا...... وہ ہم سے کیا بولتا ہے؟ کہ تم پنتی کوست کے گروہ میں شامل ہوکر اندر نہیں آسکتے۔ سمجھے؟ اُس نے کبھی بھی یہ ایک گروہ پر ظاہر نہیں کیا۔ اُس نے اِسے فردِ واحد پر ظاہر کیا۔ اور یہی طریقہ آج بھی ہے۔ آپ کہتے ہیں، ’’میرا تعلق ایک-ایک کلیسیاء سے ہے۔ میں- میں اِس سے تعلق رکھتا ہوں۔‘‘ لیکن وہ کام نہیں کریگی۔ سمجھے؟

(112) اور اگر کوئی بھی موسیٰ کی مانند نقل کر کے، اُسکے پیچھے چلنے کی کوشش کرتا، تو اُسے موت کا

سامنا کرنا پڑتا۔ اِسی طرح آج، یہ روحانی موت ہے، یعنی نقل کرنے کی کوشش کرنا۔ یہی وہ ہے......

(113) آج رات، ہم ایسی جگہ ہیں، ایسے گروہ کے اندر جنکے درمیان، نفسانی مشابہت رکھنے والے لوگ برپا ہورہے ہیں؛ کوئی شخص اِسکی مانند کام کرنے کی کوشش کرتا ہے، اور مختلف زندگی گزارتا ہے؛ وہ شراب پی سکتا ہے، سگریٹ پی سکتا ہے، عورتیں (کوئی بھی) زندگی گزار سکتی ہیں، زیادہ تر جو وہ چاہتی ہیں کسی بھی طریقہ سے دُنیا کو پسند کرتے ہوئے، اور گھر پر ہی ٹھہر کر ٹی وی دیکھتے ہیں، اوراُن دُنیاوی چیزوں میں پڑے رہتے ہیں، اور پھر بھی اپنے آپ کو پنتی کاسٹل ہی کہتے ہیں۔ وہ ایک اصل کی نقل کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ یہ اب تک، اُن پر کبھی بھی ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔ جب یہ ظاہر ہوجاتا ہے، اور آپ چلتے پھرتے ہیں تو کوئی چیز اِسے لیتی اور یہ آپکے اندر سے نکل جاتی ہے، اور تب یہ جلالی ہوتا ہے۔ پھر آپ ایک پردہ بن جاتے ہیں۔ اس......اس کی نقل کرنا موت تھی۔ یہ کام نہیں کریگا۔

(114) موسیٰ، پردہ تھا؛ وہ لوگوں کیلئے زندہ کلام تھا۔ اور آج، جو لوگ پردہ میں ہیں وہ بالکل یہی چیز ہیں۔ ''وہ لکھے گے خطوط ہیں، جنھیں تمام آدمی پڑھتے ہیں۔'' ایک نیا خط نہیں؛ لیکن وہ خط، جو لکھ کر ظاہر کردیا گیا ہے۔ یہی- یہی وہ ہیں جو کلام کا یقین کرتے ہیں اور اِس دن کے وعدہ پر، کہ خدا اپنے روح میں سے، تمام لوگوں پر انڈیل رہا ہے، اور یہی لکھے گئے خطوط ہیں۔ اور جب کوئی شخص جسمانی طور پر اِسکی نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے، تو یہ گمراہ ہوجاتا ہے۔ آپکی زندگی ظاہر کرتی ہے کہ آپ کیا ہیں۔

(115) ایک دفعہ ایک لڑکا تھا، وہ کسی مصیبت میں پھنس گیا تھا۔ وہ ایک اچھا لڑکا تھا، لیکن وہ- وہ عدالت میں چلا گیا۔ اور جج نے کہا، ''میں تمہیں مجرم پاتا ہوں۔ میں تمہیں عمر قید کی سزا دیتا ہوں۔''

(116) لڑکے نے کہا، ''میں اپنا مقدمہ خود حل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔'' لڑکے نے کہا، ''میں اپنے تحریری کاغذات چاہتا ہوں۔''

(117) جج نے کہا، ''تمہارے پاس کوئی بھی تحریری ثبوت نہیں ہیں۔ تمہارے پاس جو تحریری کاغذات ہیں وہی تم کو مجرم ثابت کرتے ہیں۔''

(118) اور آج بھی یہی طریقہ کار ہے، سبب یہ ہے کہ کلیسیاء اتنی روشن خیال نہیں ہے جس طرح

اِسے ہونا چاہیے۔ یہی ثبوت ہے۔ یہ جھوٹ ہے۔ہمیں زیادہ مخلص ہونے کی ضرورت ہے۔ضروری ہے کہ ہم خدا کے کلام کے ہر لفظ پر یقین کریں۔ضروری ہے کہ ہم تلاش جاری رکھیں جب تک کلام کا ہر ایک لفظ ہمارے لیے حقیقی نہ بن جائے۔ سمجھے؟ ثبوت ہی ہے جو ہمیں اندر داخل ہونے سے باز رکھتا ہے۔

(119) لیکن، ایک دفعہ، (آپ کو اِس پھندہ سے نکلنے کا موقع ملتا ہے)، بالکل اِسی عدالت میں، اُس لڑکے کے پاس پیسے نہ تھے۔ وہ اِسکی ادائیگی نہیں کرسکتا تھا۔ جرمانے کا طریقہ کار ہزاروں ڈالر میں تھا۔لیکن اُسکا ایک بڑا بھائی تھا جو آیا اور اُس نے اِس کی ادائیگی کی۔

(120) اب، ہمیں ایک بڑا بھائی، یسُوع مل گیا ہے، یعنی خدا کا بیٹا۔اور وہ ہماری ادائیگی کرنے کو آیا، اگر ہم صرف یہ یقین کرلیں اور پھر ہم اُس کیساتھ پردہ کے اندر داخل ہونے کے قابل ہو جائیں گے۔ جیسے کہ، وہ ہمارا موسیٰ ہے۔یسُوع ہمارا آج کا موسیٰ ہے۔ موسیٰ، پردہ تھا، اور اُس پردہ کے اندر لوگوں کیلئے زندہ کلام تھا۔ آج، یسُوع، پردے میں رہ کر لوگوں کے سامنے زندہ کلام ہے، جیسا کہ، یسُوع کلیسیاء کے اندر موجود ہے۔ پاک رُوح، خدا کا بیٹا لوگوں میں رہ کر، اِس زمانہ کے وعدہ کے کلام کو بیان کررہا ہے، اور اِسے بالکل ہو بہو پیش کرتا ہے۔ وہ اب بھی یکساں ہے۔

(121) اور یاد رکھیں، موسیٰ نے ایسا ہی کیا، اور اسے ظاہر کیا، نہ کہ ساری دُنیا پر، لیکن خروج کرنے والے لوگوں کے سامنے، صرف ایک ہی جماعت کے لوگ، یہ وہ تھے جو خروج سے باہر آئے تھے......خروج سے۔

(122) اور آج، رُوح اُلقدس، اُن لوگوں کے سامنے ہے جو کہتے ہیں، ''الٰہی شفا ٹھیک نہیں ہے۔'' جب میں اِس بات کا مشورہ کررہا تھا......

(123) کسی دن، ڈاکٹر نے، مجھے ایک چھوٹی عورت کیلئے بلایا، اوہ، ارے وہاں تو چار یا پانچ بیماری کے مریض پڑے ہوئے تھے، جنھیں کچھ ہی گھنٹے دیئے گئے تھے، جو کہ قریب المَوت تھے، رُوح اُلقدس نے اُنھیں شفاء بخشی۔ ڈاکٹر اُن سے سوال کررہا تھا۔ ڈاکٹر نے کہا، ''یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ کیوں،'' اُس نے کہا، ''میں- میں......جبکہ وہ میرے مریض ہیں۔''

(124) میں نے کہا، ''یہ تھے۔لیکن اب یہ خدا کے ہیں۔ اب یہ- یہ، اُسکے لوگ ہیں۔'' سمجھے؟

(125) اور لہذا آپ دیکھتے ہیں کہ یہی چیز ہے، کہ خدا ایک خروج کو بلا رہا ہے، کہ جسمانی پردہ کے پیچھے سے باہر آئے جو حقیقی روپ لینے کی کوشش کرے، جو کلیسیاء میں شامل ہونے کی کوشش کرے؛ نہ کہ اِن سب میں شامل ہونے کی کوشش کرے، میتھوڈسٹ، بپٹسٹ، پریسبیٹرین، پنتی کاسٹل کلیسیائیں۔ یہ ایک اِنفرادی معاملہ ہے۔ یہ آپ اور خدا کا معاملہ ہے۔ آپ کو اندر داخل ہونا ہے، نہ کہ آپکی کلیسیاء کو، نہ آپکے گروہ کو، نہ کہ آپکے پاسبان کو، لیکن یہ آپ ہی ہیں جسے اندر جانا ہے۔

(126) میں چاہتا ہوں کے آپ موسیٰ کی دوسری خوبی پر غور کریں، جب وہ باہر آیا۔ تب بھی، ایک نبی ہوتے ہوئے، ایک عظیم انسان ہوتے ہوئے جو کہ وہ تھا، جب وہ کلام کیساتھ باہر آیا، لوگوں نے دیکھا کے وہ تبدیل ہو چکا تھا۔ اُسکے سامنے کچھ ہوا تھا۔ جب تصدیق شدہ کلام کے احکامات کیساتھ باہر آیا، تو وہ ایک تبدیل شدہ شخص تھا۔

(127) اور کیا آپ ایسے ہونگے، جب آپ اُس انسانی پردہ کے پیچھے سے باہر آتے ہیں جو کہ اِسطرح کی عبادت پر ہنسے؛ وہ شخص جسے الٰہی شفا پر ٹھوکر لگی ہو، اور کہے کہ معجزات کے دن تو گزر گئے ہیں۔ آپ نے وہاں پیچھے ہی انسانی پردہ، رسمی پردہ کو گرا دیا ہے، اور ہر کوئی جانیگا کہ آپ کیساتھ کچھ ہوا تھا۔

(128) جس طرح ہمارے محترم بھائی، جم براون ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں کے بہت سارے پریسبیٹیرین جانتے ہیں کہ اُسے کچھ ہوا تھا، کیونکہ وہ۔ وہ رسمی پردہ کے پیچھے سے آیا تھا۔ اُس نے لوگوں میں کچھ دیکھا، جسکا وہ قائل ہو گیا، اور وہ پردہ کے پیچھے سے باہر آ گیا۔

(129) ٹھیک ہے، آپ، جب آپ پردہ کے پیچھے سے باہر آ جاتے ہو، تب آپ پوری طرح لوگوں کے سامنے ظاہر ہو جاؤ گے، وہ دیکھ سکتے ہیں کہ آپ کیساتھ کچھ ہوا ہے۔ غیر ایماندار کیلئے، کلام پردے میں تھا، لیکن ایمانداروں کیلئے پوری طرح عیاں ہے۔ ''یسُوع مسیح کل، آج، اور ابد تک یکساں ہے۔''

(130) تب، یہ خدا ہی تھا۔ اُن دنوں میں، یہ خدا ہی اِنسان کے اندر تھا، اُسکا بیٹا، یسُوع مسیح۔ ہم یہ ایمان رکھتے ہیں۔ نہ کہ صرف ایک نبی، نہ کہ ایک معمولی سا آدمی، نہ ہی عام سا اِنسان تھا۔ یہ مسیح میں خدا تھا؛ خدا انسان میں تھا؛ الوہیت کی ساری معموری، جسمانی طور پر انسان میں موجود تھی۔

خداانسان میں موجود تھا!

(131) اب یہی خداانسانوں میں ہے، خدا کی معموری الوہیت میں ہے، جسمانی طور پر اُسکی ساری کلیسیاء کے اندر، خودکو ظاہر کرتے ہوئے، اپنے کلام کو پورا کرتے ہوئے۔

(132) اب ہم جانتے ہیں، تمام زمانوں میں، خدانے، اپنے اُوپر کھال چڑھا رکھی ہے۔ وہی، خدا، پردے کہ پیچھے چھپا ہوا ہے۔

(133) یہ مجھے یاد دلاتا ہے ایک–ایک چھوٹی کہانی کے متعلق جو جنوب میں واقع ہوئی تھی۔ اور لٰہذا وہاں ایک مسیحی گھرانہ تھا۔ اور پھر اس مسیحی گھرانہ میں خدا پر ایمان رکھنے والے لوگ تھے، اور وہ–وہ سوچتے کہ– کہ خدانے اُنکو تمام مصیبتوں سے بچایا ہے۔ اور، جیسا کہ، وہ ضرور بچاتا ہے۔ اور اُنکے پاس ایک چھوٹا لڑکا تھا، تقریباً سات یا آٹھ سال کا۔ اور– اور وہ سنڈے اسکول جاتا اور وہ بڑا ہی اچھا چھوٹا لڑکا تھا۔ لیکن وہ آندھی سے بہت ڈرتا تھا، خاص طور پر جب بجلی چمک رہی ہوتی تھی۔

(134) میں نے یہ کہانی ایک شخص کو بتائی، اور دوسرے ہی دن، اُس شخص کے شفایاب ہوجانے کے بارے میں جب یہ مضمون کا حصہ باہر آیا۔ بالکل اِسی خادم نے کہا، ’’بھائی برینہم، وہ لوگ آپکو خدا بناتے ہیں۔‘‘

(135) ٹھیک ہے، وہ تنقید کرنے والا تھا، لٰہذا میں نے سوچا کہ، میں تھوڑا سا نرمی سے اِس سے بات کروں گا۔ تا کہ اُسے تکلیف نہ پہنچے، آپ کو معلوم ہے، صرف تھوڑا سا نرمی سے...... میں نے کہا، ’’کیا اسطرح سے ہونا، کلام سے بھی دور ہونا ہے؟‘‘ سمجھے؟ میں نے کہا، ’’نہیں، یہ ایسا نہیں ہے،‘‘ میں نے کہا، ’’کیونکہ یسُوع نے نبیوں کو ’خدا کہا‘ سمجھے؟ یہ درست ہے۔ ’خدا کہا۔‘‘‘

(136) اور وہ کہتے ہیں، ’’ٹھیک ہے، آپ لوگ خدا کی جگہ لینے کی کوشش کرتے ہیں۔‘‘ یہ بہت زیادہ پہنچ سے دور نہیں ہے۔ یہ بالکل ویسا ہی ہے جس طرح ہے۔ یہ بالکل وہی ہے۔ خدا جسم میں ظاہر ہوا، جس طرح اُس نے وعدہ کیا تھا۔

(137) یہ چھوٹا خاندان، جس میں ہم پاتے ہیں۔ میں نے اُس کو یہ کہانی سنائی، جو کہ میرے دماغ میں ابھی ہی آئی تھی۔ کہ، ایک رات آندھی آگئی، اور والدہ نے چھوٹے سے، کہا، ’’اب، تم اُوپر جاو، بیٹا، اور سو جاو۔‘‘

اُس نے کہا، ''ماں، میں خوف زدہ ہوں،'' اُس نے کہا۔

''تمھیں کوئی بھی نقصان نہیں ہوگا۔ اُوپر جاو اور سو جاو۔''

(138) وہ چھوٹا لڑکا اُوپر جا کر لیٹ گیا، اور بجلی کھڑکیوں کے اطراف چمکنے لگی۔ اور وہ چھوٹا بچہ بہت پریشان ہو گیا، اور اُس نے اپنا چہرہ چادر کے نیچے چھپایا، لیکن وہ اب بھی آواز سن سکتا تھا، وہ-وہ بجلی، یا چمک کو کھڑکیوں سے دیکھ سکتا تھا، اور- اور گرج کی آواز کو سن سکتا تھا۔ لہٰذا اُس نے کہا، ''ماں!''

اور اُسکی ماں نے کہا، ''چھوٹو، تم کیا چاہتے ہو؟''

چھوٹو نے کہا، یہاں اُوپر آ جاو اور میرے ساتھ سو جاو۔''

(139) پس وہ سڑھیوں سے اُوپر گئی، جیسے ایک اچھی، وفادار ماں کریگی۔ اور وہ اُوپر آ گئی، اور اُس نے چھوٹے کو اپنی بانہوں میں لے لیا۔ اور اُس نے کہا، ''چھوٹو، ماں تم سے ایک لمحہ کے لیے کوئی بات کرنا چاہتی ہے۔''

اُس نے کہا، ''ٹھیک ہے ماں۔''

(140) ماں نے کہا، ''اب تم ضرور یہ بات اپنے دماغ میں رکھ لو۔ ہم گرجا گھر، متواتر جاتے ہیں۔ ہم کلام پڑھتے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ ہم ایک مسیحی خاندان ہیں۔ ہم خدا پر یقین رکھتے ہیں۔'' اور اُس نے کہا، ''ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ، آندھی اور جو کچھ بھی ہو، خدا ہماری پناہ ہے۔''

(141) اُس نے کہا، ''ماں، میں اِس میں سے ہر ایک بات پر یقین کرتا ہوں۔ لیکن،'' اُس نے کہا، ''جب وہ چمک بہت زیادہ قریب ہوتی ہے،'' اُس نے کہا، ''میں- میں خدا کو اُسکی کھال کیساتھ جو اُسکے اوپر ہو چاہتا ہوں۔''

(142) لہٰذا، میرے- میرے خیال میں، نہ کہ صرف وہ چھوٹا بچہ، بلکہ ہم سب بھی ایسے ہی محسوس کرتے ہیں۔ جب ہم اکھٹے ہوتے ہیں، جب ہم ایک دوسرے کے لیے دُعا کرتے ہیں، تو خدا اپنی کھال کے ساتھ موجود ہوتا ہے۔

(143) ہمیں یہاں معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے ہمیشہ ہی اپنے اُوپر کھال رکھی ہے۔ جب موسیٰ نے اُسکو دیکھا، تو اُس نے اپنے اُوپر کھال لی تھی، تا کہ ایک آدمی کی مانند نظر آئے۔ جب خدا پردے کے پیچھے تھا، اُس نے اپنے اُوپر کھال لی ہوئی تھی۔ اور خدا، آج رات، اپنی کلیسیاء میں، کھال کے پردے

میں رہ کر اپنی کلیسیاء میں موجود ہے۔ابھی بھی آج رات، وہ یکساں خدا ہے۔ہم ایسا ہی پاتے ہیں۔

(144) لیکن اب بھی، ہمیشہ کی طرح، کھال کا پردہ جو رسومات کو جکڑے ہوئے ہے۔ وہ یقین نہیں رکھتے کہ یہی خدا اُنھیں قائل کررہا ہے کہ یہ لوگ اِسطرح عمل کریں۔ سمجھے؟ یہ ہے کیونکہ خدا نے اپنی کلیسیاء کی، کھال میں اپنا چہرہ چھپایا ہے، اِس پر کھال ہے۔ یہ درست ہے۔ وہ غیر ایمانداروں سے چھپا ہوا ہے، اور ایمانداروں کے سامنے عیاں ہے۔ جی، جناب۔

(145) اب، جبکہ اُنکا رسمی پردہ، بزرگوں کی رسومات کا، جسکو کلام ہی نے توڑا ہے، اوہ، بیشک، آج، پھر وہ ایک واضع صورت میں دکھائی دیتا ہے، ہم نے اُسے دیکھا، خدا دوبارہ انسانی جسم کے پردہ میں ہے۔عبرانیوں 1 میں اِسی طرح کہا گیا ہے۔

(146) اسطرح پیدائش 18 باب کو دیکھیں۔ یاد رکھیں، خدا وہاں کھڑا ہونے والا اِنسان، کھانے والا، اور ابرہام سے باتیں کرنے والا تھا، اور بتا دیا گیا کہ سارہ وہاں اندر خیمہ کے پیچھے کیا کررہی تھی۔

(147) اور یسُوع نے فرمایا، ''جس طرح یہ صدوم کے دنوں میں ہوا تھا، ایسا ہی ابنِ آدم کی آمد پر بھی ہوگا۔'' الوہیت دوبارہ انسانی جسم کے پردہ میں ہوگی! اب، یاد رکھیں ، یسُوع نے نہیں کہا، ''جب خدا کا بیٹا ظاہر ہوتا ہے۔'' لیکن لوقا 17 باب میں، میں یقین رکھتا ہوں، 20 اور، 21 آیت کے بارے میں، یہیں کہیں اِسی کیساتھ، اُس نے کہا، ''اور جب ابنِ آدم ظاہر ہوتا ہے۔'' ابنِ آدم، واپس کلیسیاء میں- میں- میں دوبارہ آتا ہے، اور بنی نوع انسان میں ظاہر ہوتا ہے؛ نہ کہ ابنِ خدا، لیکن دوبارہ ابنِ آدم بن کر، آخری دنوں میں، اپنی کلیسیاء میں واپس آتا ہے۔ہم جانتے ہیں کہ اُس نے خدا کے وعدوں میں سے یہ ایک وعدہ کیا تھا۔

(148) پرانے عہد نامہ میں، ہم ایک دوسری چیز پر غور کرتے ہیں۔ میرے پاس خروج میں یہاں، ایک آیت ہے۔ کہ، پرانے بوڑھے جانور کی کھال، اِس کھال نے کیا کیا؟ اِس نے خدا کے جلال کو لوگوں سے چھپا دیا۔ جانور کی کھال نے؛ حالانکہ لوگ اِسے دیکھ بھی نہیں سکے، کیونکہ یہ ایسی کھال تھی جو اِسے جکڑے ہوئے تھی۔ وہ اِیسی کھال تھی......جس میں خدا کا جلال کھال کے پیچھے تھا۔

(149) اور اب خدا کا جلال بھی آپکی کھال کے پیچھے ہے۔ یہ درست ہے۔اور رسومات اِسے دیکھ نہیں سکتیں۔ یہ پردہ کے اندر ہے، جہاں اُسکا کلام تھا۔

(150) اُس بوڑھے جانور کی کھال، اِس کھال کے اندر جو پیچھے تھی کیا تھا؟

(151) جو کہ،''کوئی ایسی خوبصورتی نہ تھی جسکی ہمیں تمنا رکھنی چاہیے۔اور جب یہ بدن بنا اور ہمارے درمیان رہا، اس میں تب بھی خوبصورتی نہ تھی کہ ہم اُسکی تمنا کرتے۔''

(152) اور اب، آج بھی یہی بات ہے۔ایک مرد میں یا عورت میں، جسکی خواہش کی جاسکتی ہے کچھ بھی نہیں ہے۔یہی ہے جو اندر وہاں پیچھے ہے۔یہی کچھ ہے۔''ٹھیک ہے،'' آپ کہتے ہیں،''وہ ساتھی، میں جانتا ہوں کے وہ شرابی تھا۔وہ ایسا کرنے کا عادی تھا۔'' مجھے اِس کی پرواہ نہیں وہ کیا کرنے کا عادی تھا۔اُس کھال کے پیچھے کیا چھپا ہوا ہے؟ اُسکے پیچھے کیا ہے، یہی ہے جو شمار کیا جاتا ہے۔یہی ہے، جو لوگ اندھے ہیں۔کھال نے لوگوں کو اندھا کر دیا ہے۔سمجھے؟ وہ کہتے ہیں،''مجھے یاد ہے جب وہ عورت ایسا کیا کرتی تھی۔'' میں جانتا ہوں وہ کیا کیا کرتی تھی، لیکن اب اسکے بارے میں کیا خیال ہے؟ سمجھے؟

(153) سخت کھال، جو کہ کبھی جانور پر ہوتی تھی، لیکن اب یہ خدا کے جلال کو چھپا رہی تھی، اسے لیکر اِس نے اِس کے پیچھے مسکن بنالیا تھا۔یہ ایک جانور پر تھی، مگر اب یہ خدا کے جلال پر بسیرا کیے ہوئے تھی۔

(154) اور آج رات، اسطرح آپکی کھال بھی بدلی جاسکتی ہے، خدا کیلئے ایک مسکن بنایا جاسکتا ہے، خدا بنی نوع انسان میں بسا ہوا ہے۔

(155) دیکھیں۔بوڑھے جانور کی کھال، ہمیں معلوم ہوتا ہے، اِسکے پیچھے......اندر کلام تھا۔اور، وہ کلام، اور اسی طرح نذر کی روٹی بھی تھی۔عہد کے صندوق پر خون کا چھڑکاو کیا جاتا تھا۔اور یہ کیا تھا؟ اور یہ خدا کا شاہانہ جلال تھا۔

(156) اب، کلام بیج ہے، اور یہ پھل دار نہیں ہوسکتا جب تک وہ-وہ بیٹا اِس میں شریک نہیں ہوجاتا۔بیٹے کے پاس بیج ہے، کہ اُسے اُگائے، تاکہ یہ بارور ہو۔اور صرف یہی طریقہ ہے۔آپ کلام کو لیں، سمجھے، اور خدا کا کلام اپنے دلوں میں لیں، اور شاہانہ جلال میں چلیں۔اور جب آپ ایسا کرتے ہیں، یہ نذر کی روٹی، من، جو کہ صرف چنے ہوئے لوگوں کو دی جائیگی۔صرف یہی کھاسکتے ہیں، اِسی کو کھانے کی اجازت تھی، صرف وہ لوگ جن کو اجازت دی گئی تھی اور اسے جانتے تھے۔

پولوس نے یہاں کہا، ''جلال سے جلال میں تبدیلی۔'' آپ دیکھیں، آخرکار، اِس میں تبدیلی آتی رہتی ہے جب تک یہ واپس اپنے اصل جلال تک نہیں پہنچتا۔

(157) یہ گیندے کے بیج کی مانند ہے۔ ایک پھول کا بیج، یہ زمین پر گرتا ہے۔ مکئی کا بیج زمین پر گرتا ہے۔ پہلی چیز کیا ہے؟ یہ اُگتا ہے، اور یہ ایک چھوٹا سا پودا ہوتا ہے۔ پھر یہ پھول بن جاتا ہے۔ پھر، پھول، سے واپس اپنے اصل بیج میں۔

(158) ٹھیک، بالکل یہی ہے جو کہ کلیسیاء نے کیا ہے۔ یہ لوتھر، ویسلی سے ہو کر اب واپس اصل بیج کی طرف آتا ہے، واپس اپنے اصل جلال میں، واپس اُسی جلال میں جو یہ ابتداء میں تھا۔ وہ بیٹا جو مشرق سے نمودار ہوا، بالکل یہی بیٹا ہے کہ بالکل اِسی بات کو مغرب میں بھی ظاہر کر رہا ہے، جلال سے جلال میں تبدیل ہو رہا ہے۔ یہ غیر قوم سے تبدیل ہوا، لوتھر کی طرف؛ اور لوتھر سے، ویسلی کی جانب؛ ویسلی سے کر نکل کر، پنتی کوست کے اندر؛ اور پھر سلسلہ بہ سلسلہ، جلال سے جلال میں تبدیل ہوتے ہوئے، پوشیدہ من کو پیش کر رہا ہے۔

(159) اب یہ تیار ہے، پک چکا ہے کہ اُسکو بالکل وہیں واپس لائیں جیسے کہ وہ ابتداء میں تھا، اُسکی بالکل وہی خدمت؛ بالکل وہی یسُوع، بالکل وہی طاقت، بالکل وہی پاک رُوح۔ بالکل وہی جو پنتی کوست کے دن پر اُترا، بالکل وہی پاک رُوح ہے جو آج کے دن ظاہر ہوا ہے، جلال میں سے جلال، اور جلال کو۔ اور واپس اپنے اصل بیج کی جانب، رُوح اُلقدس کے بپتسمہ کیساتھ آتا ہے: اُنہی نشانوں کیساتھ، اُنہی عجائبات کیساتھ، اُسی بپتسمہ سے: ایک ہی قسم کے لوگ، ایک ہی طریقہ سے عمل کرتے ہوئے، ایک جیسی طاقت کے ساتھ، ایک ہی جذبہ سے۔ یہ جلال میں سے جلال ہے۔ اور اگلا جلال، ''اِس جلال سے تبدیل شدہ جلال ہوگا، ایک بدن کے اندر جس طرح اُسکا اپنا جلالی بدن ہے، جہاں ہم اُسے دیکھیں گے۔'' ابرہام نے بالکل یہی دیکھا۔

(160) اب غور کریں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کیسے یہ تبدیل ہو گیا۔ جبکہ کلوری پر، ہمیں اُسکے جلال میں حصہ دار بننے کو دعوت دی گئی تھی۔ اب، پہلا کرنتھیوں اُسکے 12 باب میں، ''ہم اُسکے بدن میں بپتسمہ یافتہ ہوئے ہیں۔ ایک ہی رُوح میں ہم سب بپتسمہ یافتہ ہیں۔'' نہ کہ ''ایک پانی سے۔'' ''بلکہ ایک ہی رُوح سے، ہم سب بپتسمہ یافتہ ہیں۔''

یہ درست ہے، اب، اور تب ہم اُسکا حصہ بن جاتے ہیں۔

(161) میں اُمید کرتا ہوں کہ میں آپکو زیادہ دیر نہیں روک رہا۔[جماعت کہتی ہے، ''ایسی کوئی بات نہیں۔''-ایڈیٹر۔] سمجھے؟ مجھے اُمید ہے میں ایسا نہیں کر رہا ہوں۔

(162) لیکن، یہ ایک طرح کے بہت بڑے سُر کے ملاپ کی طرح ہے جو بجایا جا رہا ہے، یا ایک ڈرامے میں اداکاری کر رہا ہے۔

(163) میں سُر کے ملاپ اور ڈرامے کے متعلق زیادہ نہیں جانتا۔ لیکن میں یہ کھیل دیکھ رہا تھا ...... میں کارمین کے متعلق بات کر رہا تھا، جب میری بیٹی اور جو دوسرے لوگ اِس میں تھے۔ اور وہ-وہ اُس سُر کے ملاپ کو، کارمین والے ڈرامے میں بجا رہے تھے۔ وہ اداکاری کر رہے تھے۔ وہ موسیقی جو بجائی جا رہی تھی-تھی-تھی اُسی کے مطابق اداکاری کر رہے تھے۔

(164) یہی ایک راستہ ہے جب آپ رُوح اُلقدس کے وسیلہ سے، مسیح کے اندر بپتسمہ یافتہ ہو جاتے ہیں۔

(165) اب، دیکھیں، آپ میں سے بہتیروں نے وہ کہانی پڑھی یا سنی ہوگی اُس عظیم روسی مصنف کی جس نے یہ کہانی بنام پیٹر اور بھیڑیا تحریر کی۔ اور کیسے اُس نے، اُن کرداروں کو علامتوں اور ہر چیز کے اُوپر ادا کروایا۔ اور کوئی بھی شخص جو یہ کہانی جانتا ہے، جو کاغذ سے دیکھ کر پڑھی جاتی ہے، تو وہ اُس سُر کو سن سکتا ہے، کہ کیسے یہ کھیل کرداروں پر پیش کیا جا رہا تھا، اسے بجاتے ہوئے، کیوں، وہ ہر تبدیلی کو جانتے ہیں۔ وہ اُسے یہاں کاغذ پر دیکھ سکتے ہیں، اور تبدیلی کو سمجھتے ہیں۔

(166) لیکن، اب، اگر-اگر موسیقار کوئی بات تحریر کرتا ہے، اور ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ٹھیک طور پر ادا نہیں کی گئی تو کیا ہوتا ہے؟ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسی بات ہے جو واقع ہوئی ہے۔ کسی چیز کی کمی ہے، جب ہم اُنھیں دیکھتے ہیں۔ وہ جس نے اِسے ترتیب دیا یا بنایا ہے، اور پھر جب سُر بجایا جا رہا ہوتا ہے، تو یہ غلط موسیقی پیش کرتا ہے۔ وہاں کوئی غلطی ہے۔ اور ہدایت کار نے کوئی غلطی کی ہے۔ سمجھے؟

(167) اور یہی ہے جو آج کا مسئلہ ہے، میرے لوتھرن بھائیو، میرے بپٹسٹ بھائیو، میرے پنتی کاسٹل بھائیو۔ میرے تمام بھائی جو مختلف تنظیموں سے ہیں، آج یہی مسئلہ ہے۔ سمجھے؟

آپ کوشش کر رہے ہیں کہ اُس سُر کو پیش کریں جو کہ لوتھر، ویسلی کے دنوں میں بجایا جا رہا تھا، اِسطرح، جبکہ، دراصل، موسیقی کا صفحہ یہاں دکھاتا ہے کہ یہ ایک دوسرا زمانہ ہے۔ سمجھے؟ سمجھے؟ سمجھے؟ ہم لوتھر کی روشنی میں زندگی بسر نہیں کر سکتے؛ وہ ایک اصلاح کار تھا۔ ہم اُسکے- اُسکے کردار کو پسند کرتے ہیں، مگر ہم اُسے بجا چکے۔ لیکن یہاں ہم کتاب کے بالکل پیچھے آخری حصے میں ہیں۔ سمجھے؟ ہم- ہم ایسا نہیں کر سکتے ہم اِسے اِس طرح نہیں بجا سکتے۔

(168) اب، واحد یہی راستہ ہے کہ آپ ایسا کرنے کے قابل بنیں، میرے بھائیو، یہی ہے۔ تمام دُنیا بھر کے بھائیو، دُنیا کے مختلف حصوں کے بھائیو، میں کہہ سکتا ہوں، صرف ایک ہی واحد راستہ ہے اُس- اُس ہدایت کار کے ادا کرنے کیلئے۔ کہ ہدایت کار کو بالکل اُسی رُوح میں داخل ہونا ہے جو موسیقار کے اندر تھی، پھر وہ اِسے سمجھ جاتا ہے۔ اور جب کلیسیا، خود سازینہ ہوجاتی ہے، تو پھر دُنیا نشانوں اور عجیب کاموں کو اُن میں دیکھتی ہے؛ جب کلیسیاء، ہدایت کار، اور سب، موسیقار کی رُوح میں آجاتے ہیں۔

(169) اور جب وہ کہتے ہیں، ''معجزات کے دن تو گزر گئے ہیں،'' تو یہ درست سُر نہیں بجاتے۔

(170) لیکن جب یہ بالکل ٹھیک طرف مڑتا ہے، اور اِسکی دُرست رُوح کو لیتا ہے؛ آپ اُسے کیسے کرنے جا رہے ہو جب تک موسیقار کی رُوح، نہیں اُترتی؟ آمین۔ جب آپ کہتے ہیں، ''معجزات کے دن کبھی بھی نہیں گزرے۔'' تو سُر کا ملاپ چلا اُٹھتا ہے، ''آمین۔'' جب ہم زور سے، کہتے ہیں، ''یسُوع مسیح کل، آج، اور ابد تک یکساں ہے۔'' تو سُر کا ملاپ چلا اُٹھتا ہے، ''آمین۔'' ''رُوح اُلقدس کے اُترنے کے بعد آپکو قوت ملے گی۔'' تو سُر کا ملاپ چلا اُٹھتا ہے، ''آمین۔ میں نے اِسے پالیا۔'' اب بعد میں اسکے متعلق کوئی اندازہ لگانے والی بات نہیں ہے۔ کیونکہ سُر کا ملاپ کلام کیساتھ ہم آہنگی پاتا ہے۔ یہ ہو رہا ہے...... [بھائی برنہم اپنے ہاتھوں سے تین مرتبہ تالی بجاتے ہیں -ایڈیٹر۔] یہی تو ہے۔ ارے! یہ تو شاندار بات ہے۔ موسیقار اور ہدایت کار ضروری ہے کہ وہ ایک ہی روح میں ہوں۔ سب کچھ ادا کرنے کو، سازندوں کو بھی ایک ہی رُوح میں ہونا چاہیے۔ اور پھر دُنیا حیران ہوتی ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔

(171) وہ اشتراکیت کے متعلق گفتگو کرتے ہیں، اور مجھے اِس کیساتھ پریشان کر دیا ہے، اور یہ

سب کچھ مکمل ہونا، علیحدگی ہے۔ اوہ، رحم ہو! اِسی طرح، یہ سب کچھ بے کار ہے، جبکہ خداوند کا آنا بہت قریب ہے، کچھ غلط ہو رہا ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں موسیقار...... وہ ہدایت کار موسیقار کی رُوح سے باہر نکل گئے ہیں۔

(172) جب ہم موسیقار کی رُوح کو لیتے ہیں، جو خدا کی اصل طاقت ہے چونکہ بائبل نے فرمایا، ''گذرے زمانے کے لوگوں نے رُوحِ پاک کی تحریک سے اِس کلام کو لکھا،'' آپ اُن دو چینی کا غذ کے ٹکڑوں کو اکٹھا ہوتے ہوئے دیکھو گے، اِسی طرح خدا کا کلام اور ایک ایماندار اکھٹے ہونگے، کیونکہ وہ دونوں ایک ہی رُوح میں ہیں۔ وہ دونوں ایک ہی شے ہیں۔ وہ علیحدہ کیے ہوئے ٹکڑے بالکل اکٹھے ایک دوسرے میں بیٹھتے ہیں۔ آج ہمیں اُن ہدایت کاروں کی ضرورت ہے، یہ درست ہے، واپس کلام کی طرف، واپس آکر اُسکا یقین کریں بالکل ویسے ہی جیسے کہا گیا ہے۔ تب آپ خود، خدا کو دیکھتے ہیں۔ یہ پردے کا اُٹھ جانا ہے۔ تب ڈرامہ حقیقت بن جاتا ہے۔

(173) آج، وہ کہتے ہیں، ''جی ہاں، وہ ایک تاریخی خدا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اُس نے بحرہ قلزم کو پار کیا۔ اُس نے یہ سب کچھ کیا۔ اور وہ اُس آگ کی بھٹی میں – میں، عبرانی بچوں کیساتھ تھا۔'' تاریخ کا خدا کتنا اچھا ہے، کیا ایسا نہیں، کیا وہ آج یکساں نہیں ہے؟ انسان نے ہمیشہ سے ہی خدا کو جلال دیا ہے جسکی خاطر اُس نے ایسا کیا، یہ خیال کرتے ہوئے، اور وہ نظر انداز کر رہا ہے کہ انسان کیا کر رہا ہے۔ انسان میں صرف یہی ہے جو وہ کرتا ہے۔ اور میرے بھائیو، آج بھی یہی بات ہے۔ بالکل یہی بات ہے۔ اوہ، میرے عزیزو!

(174) آئیں واپس چلیں اور سُر سنگم کو ٹھیک بجائیں، جہاں دُنیا کے لوگ اُسے دیکھ سکتے ہیں، یسُوع نے فرمایا، ''اگر میں زمین سے اُونچے پر چڑھایا جاتا ہوں، تو میں تمام انسانوں کو اپنی طرف کھینچ لوں گا۔'' اور، ''وہ کل، آج، اور ابد تک یکساں ہے۔''

(175) ہدایت کاروں اور سازندوں کو بالکل ٹھیک، موسیقار کی رُوح میں آنے دیں، سب کچھ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔ پھر ہمیں، اِس کے متعلق اندازہ لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی، تب ہم اُسی کے ساتھ شناخت کیے جاتے ہیں۔ عبرانیوں 13 باب:8 آیت نے فرمایا، ''وہ کل، آج، اور بلکہ ابد تک یکساں ہے۔''

(176) ہم اُس کیساتھ اعمال 2 باب میں بھی شناخت کیے جاتے ہیں۔ہم اُن کیساتھ شناخت ہوتے ہیں، ایک ہی بپتسمہ کیساتھ، ایک ہی بات کیساتھ۔تب بھی وہ سب کچھ تھا اور وہ سب کچھ ہے، وہ سب تھا اور سب کچھ وہ ہے، اسی طرح ہم ہیں۔ یہ بالکل اِسی طرح ہے۔

(177) جس طرح اگر میں ایک سچا امریکی بننا چاہتا ہوں، تو میں سمجھتا ہوں کہ میری شناخت اِسکی ہر ایک شے کیساتھ ہونی چاہیے جو امریکہ کی تھی، اور جو اُسکی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اپنی شناخت اِسی کے ساتھ بنائی ہے، اگر میں ایک سچا امریکی ہوں تو۔

(178) اگر میں ایک سچا امریکی ہوں، تو پھر میں پلے ماوتھ چٹان پر اُترا ہوں۔آمین۔ اگر میں ایک امریکی ہوں، تو میں نے ایسا کیا۔آپ نے بھی ایسا کیا؛ آپ بھی پلے ماوتھ چٹان پر اپنے زائرین بزرگوں کیساتھ اُترے۔یعنی پلے ماوتھ چٹان پر، جب وہ وہاں اُترے، میں اُنکے ساتھ تھا؛ لہٰذا آپ میں سے بھی ہر کوئی، وہاں تھا۔

(179) میں پال ریورے کیساتھ گھوڑے کی سواری پر سوار ہوا، بالکل سڑک سے نیچے آئے، تاکہ لوگوں کو ہر ایک خطرے سے خبردار کریں۔ یہ بالکل درست ہے۔

(180) بالکل یہیں سے وادی فورج سے، میں اُس برفانی علاقہ ڈِلاوئیر میں سے، سپاہیوں کے قافلے کیساتھ گذرا، جن میں سے آدھوں نے، جوتے بھی نہیں پہنے ہوئے تھے۔میں نے ساری رات جارج واشنگٹن کے ساتھ، ہاتھ کھڑے کر کے دُعا کی۔ میں نے ڈِلاوئیر کو اپنے دل میں ایک رویا کے ساتھ پار کیا۔ہم امریکی ہیں۔ جی ہاں، جناب۔وادی فورج پر، میں نے یقیناً یہی کیا۔

(181) میں نے واپسی پر اُن اصل شکرگزاری کرنے والے بزرگ پادریوں کیساتھ شکرگزاری کی۔میں نے پھر خدا کا شکر ادا کیا۔اگر میں اصل امریکی ہوں، تو میری اُس میز پر شناخت ہوئی تھی۔

(182) اگر میں اصل امریکی ہوں، تو میری شناخت اُس وقت ہوئی تھی جب میں سٹون وال جیکسن کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔

(183) اگر میں سچ مچ امریکی ہوں، تو میری شناخت بوسٹن کی چائے کی دعوت پر ہی ہوئی تھی، جی ہاں، جناب، جب ہم نے انکار کر دیا اُن چیزوں کو اپنانے کے لیے جو ہماری آنکھوں کی خوشنمائی کیلئے رکھی گئیں تھیں۔ٹھیک ہے، میں جیسا کہ اصل امریکی ہوں۔ میری وہاں اِسی کے ساتھ شناخت

ہوئی تھی۔ جی ہاں، جناب۔ اوہ، میرے عزیزو!

(184) میں نے آزادی کی پہلی گھنٹی، 4 جولائی، 1776 میں بجائی۔ میں نے آزادی کی گھنٹی یہاں بجائی اور اعلان کر دیا کہ ہم آزاد ہیں۔ ایک اصل امریکی ہوتے ہوئے، مجھے یہ کرنا تھا۔

(185) انقلاب لانے والوں میں میری اِسکی شرم کیساتھ شناخت ہوئی تھی، جب بھائی ان کے خلاف لڑے تھے۔ مجھے اُسکی شرم بھی ایسے ہی برداشت کرنی ہے، بالکل جیسے میں اُسکی شان میں شامل ہوا۔ اگر میں امریکن ہوں، تو مجھے ایسا ہونا ہے۔ میں اُسکے ساتھ پہچانا گیا تھا۔ جی ہاں، جناب۔

(186) میری وہاں گیٹسبرگ میں بھی شناخت ہوئی تھی، جب لنکن نے اپنی تقریر پیش کی۔ جی ہاں، جناب۔

(187) اُن لہولہان سپاہیوں کیساتھ، میں ویک جزیرہ پر تھا۔ میں ویک جزیرہ سے اُٹھا۔ گوام پر، میں نے اُس جھنڈے کو لہرانے میں مدد کی۔

(188) میں ایک سچا امریکی ہوں۔ آمین۔ جو کچھ وہ ہے، وہ میں ہوں، اور اِس پر فخر کرتا ہوں۔ جی ہاں، بیشک۔ تمام امریکن وہی ہیں، جو سب کچھ وہ ہے، امریکی ہونے کیلئے، میں اب بھی وہی ہوں۔ جو وہ سب کچھ تھا، مجھے بھی ہونا ہے، کیونکہ میری اُس کے ساتھ شناخت ہوئی ہے۔

(189) ایک سچا مسیحی ہونے سے، بالکل یہی بات ہے، کہ آپکی مسیح کیساتھ شناخت ہونی چاہیے۔

(190) میں نے موسیٰ کیساتھ منادی کی، اور...... یا نوح کیساتھ، اور لوگوں کو آنے والی سزا سے خبردار کیا؛ ایک حقیقی مسیحی ہونے کے ناطے میں نے یہ سب کیا۔

(191) میں جلتی ہوئی جھاڑی میں موسیٰ کے ساتھ تھا۔ میں نے آگ کا ستون دیکھا۔ میں نے اُسکا جلال دیکھا۔ ایک مسیحی ہوتے ہوئے، میں وہاں بیابان میں موسیٰ کیساتھ تھا۔ ایک مسیحی ہوتے ہوئے، میری خدا کیساتھ اُن چیزوں میں جو اُسکے پاس تھیں شناخت ہونی چاہیے۔ میں نے اُسکا جلال دیکھا تھا۔ میں نے اُسکی آواز سنی تھی۔ اب مجھے وضاحت کر کے اُس سے دور ہٹانے کی کوشش مت کریں؛ کیونکہ سبب یہ ہے کہ میں وہیں تھا۔ میں جانتا ہوں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ میں دیکھ چکا ہوں کہ کیا ہوا۔ جی ہاں۔ جناب۔

(192) میں بحرہ قلزم پر تھا، جب میں نے خدا کے رُوح کو نیچے اُترتے ہوئے اور پانی کو ایک طرف سے علیحدہ کرتے ہوئے دیکھا تھا؛ نہ کہ سرکنڈوں کے گچھوں کے وسیلہ، جو وہ آج کہنے کی کوشش کررہے ہیں، تقریباً نوے فٹ سمندر کے ذریعے سے دیکھا۔ میں خدا کے رُوح کو دیکھ چکا تھا۔ میں موسیٰ کے ساتھ بحرہ قلزم میں سے خشک زمین پر چل کر گزرا، اور اُس بحرہ قلزم کو پار کیا تھا۔

(193) میں کوہِ سینا کے قریب کھڑا ہوا اور گرج اور بجلی گرتی اور چمکتی ہوئی دیکھی۔ میں نے اُنکے ساتھ وہاں من بھی کھایا۔ میں نے اُس چٹان سے پانی بھی پیا۔ میں ابھی تک آج رات یہی کررہا ہوں۔ میری من کھانے والوں کے ساتھ شناخت ہوئی تھی۔ میری اُن کے ساتھ شناخت ہوئی تھی جنہوں نے چٹان سے پانی پیا۔

(194) میری اُس وقت بھی شناخت ہوئی تھی جب یشوع نے نرسنگا بجایا تھا، اور یریحو کی دیواریں گرگئی تھیں۔

میں دانی ایل کیساتھ شیروں کی ماند میں بھی تھا۔

میں عبرانی بچوں کے ساتھ آگ کی بھٹی میں بھی تھا۔

میں کوہِ کرمل پر......ایلیاہ کے ساتھ بھی تھا۔

(195) میں یوحنا بپتسمہ دینے والے کے ساتھ، تنقید نگاروں کے سامنے تھا۔ میں نے خدا کے رُوح کو اُترتے ہوئے دیکھا تھا۔ میں نے خدا کی آواز کو کہتے سُنا، ''یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں۔'' جی ہاں، جناب۔ یقیناً میری اُس کے ساتھ شناخت ہوئی تھی۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔

(196) لعزر کی قبر پر بھی میری شناخت ہوئی تھی، جب اُس نے لعزر کو زندہ کیا۔ میری شناخت، کنویں پر اُس عورت کے سامنے ہوئی تھی، جب اُس نے اُسکو اُسکے گناہ بتائے۔ جی ہاں، جناب۔

(197) یقیناً میری شناخت اُسکے ساتھ اُسکی موت میں بھی ہوئی تھی۔ اور میری شناخت پہلے ایسٹر پر بھی ہوئی تھی۔ میں اُسکے ساتھ موت سے جی اُٹھا۔ میں اُسکی موت میں بھی اُسکے ساتھ شناخت کیا گیا۔

(198) بالا خانے میں، میں ایک سو بیس کے ساتھ بھی تھا۔ میں وہاں اُن کیساتھ شناخت کیا گیا تھا۔ اوہ! میں۔ میں خدا میں محسوس کرتا ہوں۔ اوہ، میرے خدایا! میری وہاں شناخت ہوئی تھی۔

میں اُن میں سے ایک ہوں۔ میری شناخت ہوئی تھی۔ مجھے بھی وہی تجربہ ہوا جو اُنھیں ہوا تھا۔ ایک سچا مسیحی ہونے کیلئے، میں وہیں تھا جب ایسا ہوا۔ اُس آنے والی بہت بڑی آندھی کا میں گواہ تھا۔ میں اُسکا گواہ تھا۔ میں نے خدا کی اُس طاقت کو محسوس کیا جیسے ہی اُس نے زور سے سب کچھ ہلا دیا۔ میں اُنکے ساتھ تھا جو غیر زبانوں میں باتیں کرتے تھے۔ میں نے وہاں اندر آنے والا مسح محسوس کیا۔ میں اُنکے ساتھ تھا۔ میں اُنکے ساتھ شناخت کیا گیا تھا اُن کے ساتھ، جن سے رُوح اُلقدس نے غیر زبانیں بولنا شروع کیں۔

(199) میں پطرس کیساتھ تھا، اِس سے قبل کے اعمال 2 باب پر تنقید کرتے، جب اُس نے عظیم واعظ کیا جو اُس نے پیش کیا۔ میری اُسکے ساتھ شناخت ہوئی تھی۔ جی ہاں، جناب۔

(200) اعمال 4 باب میں، جب وہ اکھٹے جمع ہوئے میں اُن کیساتھ تھا، جب وہ عمارت ہل گئی۔ دُعائیہ عبادت کے بعد، وہ عمارت ہل گئی جہاں وہ اکھٹے بیٹھے تھے۔ میں وہاں اُنکے ساتھ شناخت کیا گیا تھا۔

میں نے ہی مریخ کی پہاڑی پر پولوس کے ساتھ منادی کی تھی۔ جی ہاں، جناب۔

(201) میں پتمس کے جزیرہ پر یوحنا کے ساتھ تھا، اور اُسکی دوسری آمد بھی دیکھی۔

میں کلیسیاء کی تشکیلِ نو میں لوتھر کے ساتھ تھا۔

(202) میں ویسلی کیساتھ بھی تھا، جو جلتی ہوئی لکڑی کے نشان کی طرح تھا؛ آگ سے کھینچ نکالا گیا، جب بہت بڑی بغاوت اینگلیکن کلیسیاء کے خلاف پھوٹ پڑی۔ میں وہاں اُسی کے ساتھ تھا۔

(203) اور میری آج رات، 1964 میں، فلدلفیہ، پینسلوانیہ، کے اِسی قسم کے گروہ کے ساتھ شناخت ہوئی ہے، بالکل اِسی قسم کے تجربہ کے ساتھ۔ مجھے ضرور مسیحی بننا، اور ہونا چاہیے۔ ضرور ہے کہ میں شناخت شدہ رہوں جہاں خدا کا کلام ظاہر کیا جا رہا ہو۔ میں ایک ایسے گروہ کیساتھ شناخت کیا جاتا ہوں جو خدا کے رُوح کو محسوس کرتا ہے۔

(204) میں ایک ایسے گروہ کیساتھ شناخت کیا جاتا ہوں جو یہ جانتا ہے کہ اُس نے پردہ ہٹا دیا ہے، وہ جانتا ہے کہ وہ کل، آج، اور ابد تک یکساں ہے، وہ جو جانتا ہے کہ یہ مذہبی جوش و جزبہ نہیں ہے۔ ''یہ یسُوع مسیح ہے جو کل، آج، اور ابد تک یکساں ہے۔'' آج رات، میں اُسی گروہ کے ساتھ

شناخت کیا گیا ہوں۔ابھی تک،تو بھی وہ بدعتی گروہ کہلائے جاتے ہیں، پھر بھی ابھی تک جوش و جزبہ والا گروہ، خدا کے کلام کی وجہ سے ہے۔مگر،''میں یسُوع مسیح کی انجیل کی خوشخبری سے شرماتا نہیں ہوں، چونکہ نجات کیلئے یہ خدا کی قدرت ہے،''اور میں اُن میں ایک ہوں۔ میں اُنکے ساتھ زندہ خطوط ہوں، میں نے، یہ ثابت کر کے بولا ہے، کے خدا مردوں اور عورتوں میں انسانی شکل میں، پردہ میں موجود ہے۔اوہ!

(205) خدا نے دوبارہ اپنی اَن دیکھی صورت سے پردہ ہٹا دیا ہے،اور اپنے لوگوں پر خود کو ظاہر کر دیا ہے۔ایک عظیم بادشاہ جس نے اپنے جلال کو علیحدہ رکھ دیا۔''تھوڑی دیر بعد دُنیا مجھے نہیں دیکھے گی۔ میں اُنکے سامنے سے پردے میں چلا جاؤں گا۔لیکن تم مجھے دیکھو گے، اِس واسطے کے میں تمہارے ساتھ ہونگا،تمہارے اندر بھی،سارے کام کی تکمیل کرنے کو، لوتھر سے ویسلی تک تبدیل ہوتے ہوئے،سلسلہ بہ سلسلہ،جلال سے جلال تک۔ میں اب بھی یکساں خدا ہوں جو زندہ تھا،اور واپس اپنے اصل جلال میں جا رہا ہوں۔'' ہیلیلو یاہ!

(206) اُس نے ہر ایک تنظیمی پردہ کو چاک کر دیا ہے، ہر ایک آواز کی رکاوٹ کو بھی۔ وہ آواز جو کہتی ہے،''اوہ، یہ مذہبی جوش و جزبہ ہے،'' اُس نے اُسے توڑ دیا ہے۔ وہ آواز جو وہاں سے آتی تھی، کہا،''اوہ، یہ لوگ پاگل ہیں،'' اُس نے بالکل صحیح پردہ چاک کیا ہے۔ جی ہاں، اُسی نے کیا۔''اوہ، آپ ایسا نہیں کر سکتے۔لیکن آپ صرف متعصب گروہ کے سواء کچھ بھی نہیں ہیں۔'' اُس نے اسے توڑ دیا۔''کہ الٰہی شفاء جیسی کوئی چیز نہیں۔'' اُس نے اِس بات کو ٹھیک ختم کر دیا، اوہ، میرے خدایا، چونکہ اُس کا کلام فرماتا ہے وہ ایسا کرے گا۔آپ خدا کے کلام کو فتح نہیں کر سکتے۔

(207) آج رات بھی، وہ طاقتور فاتح،ابھی تک، وہیں کھڑا ہے، کیونکہ اُس نے ہر میتھوڈسٹ، بپٹسٹ، پریسبٹیرین،اور ہر قسم کے پردہ کو چاک کر دیا ہے۔ وہ ابھی بھی آج رات،اپنے لوگوں کے درمیان کھڑا ہے، کے رسومات سے شکستہ نہ ہوں۔ لوگوں کو کہنے دیں جو وہ کہنا چاہتے ہیں، کرنے دیں جو وہ کرنا چاہتے ہیں، جو کچھ بھی وہ چاہتے ہیں۔اُس آواز کی رکاوٹ کو توڑتے ہوئے، خدا آتا ہے۔

(208) اور یاد رکھیں، وہ مجھے بتاتے ہیں، جب ایک جہاز سچ مچ اُس آواز کی روکاٹ کو چیرتا ہے،تو اِسکی رفتار کی کوئی حد نہیں ہوتی۔

(209) میں آپکو بتا رہا ہوں، جب آپ اُس رسمی رکاوٹ کو توڑ دیتے ہیں، تو ''یسوع ہی واپسی کا راستہ ہے، اور کیا وہ اب نہیں ہے،'' جبکہ آپ جانتے ہیں کہ وہ کل، آج اور ابد تک یکساں ہے، اِسکی کوئی حد نہیں ہے کہ خدا اِس کنونشن میں یہاں کیا کر سکتا ہے، اور دُنیا کو دکھائے جسکی اُنھیں ضرورت ہے: نہ کہ دُنیا کا میلہ، مگر دُنیا کی بیداری جو کہ زندہ خدا کی حضوری اور بپتسمہ سے بھر دے، پوشیدہ خدا خود کو انسانی جسم کے پردے میں چھپا رہا ہے۔ ہیلیلو یاہ! میں اِسکا یقین کرتا ہوں۔

(210) ہر ایک رکاوٹ، ہر پردہ، ہر پردہ چاک کر دیا گیا ہے! کچھ بھی اُسکی حضوری سے چھپ نہیں سکا۔ جب لوگ دلی طور پر اُسکی بھوک رکھتے ہیں، تو یہ پردہ چاک ہونے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ آپ صرف اُسی پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ اُسکے عظیم رُوحِ پاک سے، ہر ایک پردہ کو چاک کیجیے!

(211) آج رات، وہ طاقتور فاتح، یہاں کھڑا ہے، جو کل، آج اور ابد تک یکساں ہے؛ بیماروں کو شفا دینے والا، ایمانداروں کو بپتسمہ دینے والا، جس طرح اُس نے ہمیشہ سے ہی کیا۔ وہ طاقتور فاتح ہے۔ بد بخت ابلیس بھاگ رہے ہیں۔ جی ہاں، جناب۔ وہ ہمیشہ ہی بھاگ جاتے ہیں، جب وہ یہاں موجود ہوتا ہے۔

(212) ختم کرتے ہوئے، میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ وہاں ایک...... کہانی میں پڑھتے ہوئے، بہت سال قبل، ایک بوڑھے سارنگی نواز کے متعلق بات ہے۔ اُسکے پاس ایک پرانی سارنگی تھی وہ اُسے فروخت کرنے جا رہا تھا۔ آپ نے وہ کہانی، بہت مرتبہ سنی ہے۔ وہ اُسے ایک خاص شے کی خاطر فروخت کرنا چاہتا تھا۔ اور نیلام کرنے والے نے کہا، ''کون مجھے فلاں فلاں قیمت دیگا؟'' مجھے یقین ہے کہ اُس نے اُسے چند سکوں کی پیشکش کی تھی، ہو سکتا ہے پچاس سینٹ ہوں، یا اِسی طرح کچھ۔ ''ایک بار پھر کہا گیا، دوسری بار کہا گیا،......''

(213) براہ راست، پیچھے سے ایک شخص کھڑا ہو گیا۔ اُس نے کہا، ''ایک منٹ۔'' وہ چل کر وہاں گیا اور اِسے لے لیا۔ چلیں اِیسا خیال کرتے ہیں، اُس نے یہ بجایا:

ایک چشمہ جو کہ لہو سے بھرا ہے،
وہ خون عمانوایل کی نسوں سے نکلا ہے؛
جب گناہ گار اُس لہو میں ڈوب جاتے ہیں،

تو اُنکے گناہوں کے دھبے دور ہو جاتے ہیں۔

(214) تب جب اُس نے سارنگی کو نیچے رکھ دیا، تو اُس جگہ ہر آنکھ اشک بار تھی۔ تب اُس نے کہا، ''کون پیشکش کرے گا؟''

(215) ایک نے کہا، ''پانچ ہزار۔ دس ہزار۔'' یہ انمول بات تھی۔ کیوں؟ اسلیئے۔ اسلیئے کہ اُس بوڑھے سارنگی کے مالک نے سارنگی کی اصل خوبی کو ظاہر کر دیا تھا۔

(216) اوہ، بھائیو، بہنوں، اب ہم اِس کلام کے مالک کو موقع دیں، جس نے اِسے لکھا، وہ عظیم رُوحِ پاک، جس نے اپنی کمان کو محبت سے اُٹھایا ہے، اور آپکے دلوں کے آر پار اسے کھینچ دیا ہے۔

ایک چشمہ جو لہو سے بھرا ہے،

عمانوایل کی نسوں سے نکلا ہے۔

(217) آپ اِسکی پوری قیمت کو دیکھیں گے، اور آشکارا خدا کو بالکل نظر آنے والے کی طرح دیکھیں گے۔ جیسا کہ، وہ بالکل یکساں ہے جس طرح وہ پنتی کوست کے دن، لوگوں پر آ ٹھہرا، جب اُس نے خود کو اِس کے اندر، ''اُنڈیل'' دیا۔ یہ دُرست ہے۔

(218) آپ کہتے ہیں، ''بھائی برنہم، میں کوشش کر چکا ہوں۔ میں کوشش کر چکا ہوں۔ میں یہ، وہ، سب کچھ کر چکا ہوں۔''

(219) ایک دن میری کارلس بڈ، نیو میکسیکو میں ایک عبادت تھی۔ اور ہم وہاں نیچے پرانی چمگادڑوں کی ماند میں چلے گئے۔ اور یہ ایک قسم کے بھوت گھر کی طرح نظر آ رہی تھی، اور ہم وہاں گئے۔ اور وہ۔ وہ آدمی، جب وہ وہاں نیچے اُتر گیا، اِس جگہ میں اُس۔ اُس نے جھپٹ کر بتیاں بند کر دیں۔ اور، اوہ، میرے خدایا، آپ تصور نہیں کر سکتے کہ یہ کتنا اندھیرا تھا۔ یہ اتنا...... یہ اتنا زیادہ اندھیرا تھا کہ آپ اِسے محسوس کر سکتے ہیں۔

(220) اور یہ تقریباً ایسا ہی ہے جیسے کہ دن آ رہے ہیں، جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کلیسیاء خدا کے کلام کو پہچاننے میں ناکام ہے؛ جب آپ دیکھتے ہیں کہ ہماری صیون کی بیٹیاں اُس طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے جس طرح وہ کر رہی ہیں؛ جب آپ ہمارے بھائیوں کو شراب اور سگریٹ پیتے دیکھتے ہوں، اور۔ اور گندے لطیفے سناتے ہوئے اور گندی باتیں کرتے ہوئے، اور پھر بھی ابھی تک کوشش میں لگے

ہیں کہ مسیح میں اپنا اقرار قائم رکھیں۔ اوہ، میرے خدایا، یہ کتنا اندھیرا ہے۔ یہ تو خوفناک اندھیرا ہے۔

(221) ہم اُسکی آمد کی نشانی دیکھتے ہیں۔ ایسا ہی ہوگا...... دن نکلنے سے پہلے ہمیشہ ہی اندھیرا ہوتا ہے۔ پھر صبح کا ستارہ نمودار ہوتا ہے دن کو سلام پیش کر کے، اور اسکا اعلان کر کے، یہ ظاہر کرتے ہوئے کے وہ آ رہا ہے۔ غور کریں۔

(222) وہاں اندر، جب اُنھوں نے بتیاں بند کیں، ایک چھوٹی سی لڑکی اپنی بلند آواز میں چلا اُٹھی۔ ایک چھوٹا سا لڑکا بھی وہیں گائیڈ کے ساتھ کھڑا تھا، اور اُس نے اُس گائیڈ کو دیکھا جس طرح اُس نے وہ بتیاں بند کی تھیں۔ اور وہ چھوٹی بہن تقریباً بے ہوش ہونے کو تھی۔ وہ اُوپر، نیچے چھلانگیں لگا کر چلا رہی تھی۔ ''اوہ! آگے کیا ہونے کو ہے؟ مسئلہ کیا ہے؟ مسئلہ کیا ہے؟''

(223) آپ جانتے ہیں وہ گائیڈ کس طرح چلایا؟ اُس نے کہا، ''خوف مت کھاو، چھوٹی بہن۔ ایک شخص یہاں ہے جو بتیاں جلا سکتا ہے۔''

(224) سنیے، پیاری بہن، شاید آپ سوچتی ہوں کہ ہم تھوڑے سے ہیں۔ مگر، خوفزدہ نہ ہوں۔ یہاں ایک ایسا شخص بھی ہے جو بتیاں جلا سکتا ہے۔ وہ رُوح اُلقدس ہے۔ کیا آپ اِسکا یقین کرینگے؟ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔''-ایڈیٹر۔]

(225) آئیں ہم ایک لمحے کے لیے اپنے سروں کو جھکاتے ہیں۔ میں معذرت چاہتا ہوں کہ میں نے آپ کو روکے رکھا ہے۔

(226) اے آسمان کے عظیم خدا، خود کو آشکارا کرنے والے، خود کو عیاں کرنے والے، خود کو ظاہر کرنے والے، جلال کے عظیم بادشاہ، آج کی رات، اِن چھوٹی تمثیلوں کو لے، اور اُنھیں لوگوں کے دلوں پر گرنے دے۔ ہو سکے تو ہم اُس آشکارا کو دیکھ سکیں، جو نیچے اُتر کر آیا اور ہیکل کے پردہ کو چاک کر دیا؛ اور پھر بالکل پردے سے باہر نکل کر، پنتی کوست کے دن پر، دوبارہ انسانی پردے کے اندر آ گیا؛ وہ ہمیشہ سے ہی یکساں ہے، جلال سے جلال میں تبدیل ہوتے ہوئے۔

(227) اور اب ہم بالکل واپس آتے ہیں جس طرح تمام قدرت، عمل کرتی ہے، واپس بالکل اصل بیج کی جانب آتے ہیں، بالکل ایک کلیسیاء کے دور سے دوسری کلیسیاء کے دور میں۔ اور اِس آخری دور میں، ہم یہاں ہیں، بالکل اصل شے کی جانب واپس جانا ہے جو پنتی کوست کے دن پر نازل

ہوئی، کلام کی ہر آیت کو پورا کیا، ''یعنی شام کے وقت روشنی،'' اور، ''وہ کام جو میں کرتا ہوں وہ تم بھی کرو گے،'' اور بہت ساری باتیں جسکا تو نے اپنے کلام میں وعدہ کیا ہے۔

(228) اے باپ، اگر کوئی ہے جس نے ابھی تک پردہ کو چاک نہیں کیا، یا اگر کوئی ایسا شخص یہاں ہے جس نے کسی شخص کی نقل کی ہو جو پردہ کے اندر سے ہوکر گزرا ہو، اے باپ، آج رات اپنا فضل عطا کر۔ کہ وہ قادرِ مطلق فاتح کو یہاں پر کھڑے ہوئے دیکھ سکیں، جو فضل اور قدرت سے معمور ہوکر، معاف کرنے والا ہے۔ اے باپ، یہ بخش دے۔

(229) اور جبکہ ہمارے سر جھکے ہوئے ہیں، کیا کوئی یہاں پر موجود ہوگا؟ کتنے ہیں، میں کہہ سکتا ہوں، جو کہیں گے، ''بھائی برنہم، میں اپنا ہاتھ اُٹھا رہا ہوں۔ میرے لیے دُعا کریں''؟ اپنا سر جھکائے رکھیں، اور اپنا ہاتھ اُٹھائیں، ''میں ہر ایک پردہ چاک کرنا چاہتا ہوں، جب تک میں سچ مچ فاتح کو صاف دیکھ نہ سکوں۔'' خدا آپ کو برکت دے۔ میرے عزیزو، اپنے ہاتھوں کو! بالکل اُوپر بالکونیوں میں سیدھے رکھیں، کیا اُوپر بالکونیوں میں ٹھیک ہے؟ خدا آپکو برکت دے۔ بالکونیوں میں پیچھے کیا ہے؟ اُٹھیں......خدا آپکو برکت دے۔ دیانتدار رہیں۔ بائیں جانب سے کیا کوئی ہے؟ اپنا ہاتھ اُٹھائیں، کہیں، ''بھائی برنہم، میں سالوں سے ایک مسیحی رہا ہوں، لیکن، اصل میں، کبھی بھی اُس پردہ میں سے ہوکر نہیں گزرا ہوں۔ میں نے درحقیقت یہ کبھی نہیں کیا ہے۔ میں نے وہ کبھی نہیں پایا ہے وہ جو اُنھیں تب ملا تھا۔'' آج، ہمیں مل گیا...... ''میں ایک گرم کیاری میں بویا گیا پودا ہوں۔''

(230) ایک ایسا پھول لیں جو گرم کیاری میں بویا جاتا ہے، آپکو اسکی دیکھ بھال کرنی ہے، اِسے پالنا ہے، اِسے پانی لگانا ہے، اور سپرے کرنی ہے۔ لیکن وہ اصل پودا جو اُدھر باہر ریگستان میں اُگا ہو، بالکل اِسی قسم کا پھول، اِسی کی طرح کا نظر آتا ہے؛ اِسے تھوڑا بھی پانی نہیں ملا، لیکن اِس پر کیڑے بھی نہیں ہیں۔ یہ عمدہ قسم کا ہے۔ یہ اصلی ہے۔

(231) کیا آپ اُس مسیحیت کا آج کی مسیحیت سے موازنہ کر سکتے ہیں، تب یہ کس طرح کی تھی؟ کیا آپ اِس گروہ کا تصور کر سکتے ہیں، جنہیں ہم آج دُنیا بھر، میں مسیحی کہتے ہیں، اُنکی مانند جو تب پنتی کوست بن گئے تھے؛ شیرخوار اور تھپکی دینے والے، اور ایک کلیسیاء سے دوسری کلیسیاء میں، اور، کچھ کہنا آپ پسند نہیں کرتے، اُٹھیں اور باہر نکل جائیے؟ اور، اوہ، کیا آپ یہ تصور کر سکتے ہیں؟

نہیں۔کیا مسئلہ ہے؟ یہ اصل نہیں ہے۔

(232) مائیکل انجیلو، جس نے موسیٰ کی یادگار بنانے کی کوشش کی، آپ اُسکی نقل بڑی، سستی حاصل کر سکتے ہیں۔لیکن، مگر اصل نہیں؟

(233) وہ شخص جس نے خداوند کی عشائے ربانی والی تصویر بنائی ، میں اندازہ لگا سکتا ہوں کہ اگر آپ اِسے خریدتے ،تو وہ اصل تصویر لاکھوں ڈالر میں ملتی۔ میں نہیں جانتا وہ اب کہاں ہے۔مگر آپ اِسکی نقل سستی تقریباً ایک ڈالر اٹھانوے سینٹ میں خرید سکتے ہیں۔آپ ایسا کر سکتے ہیں۔

(234) اور یہی آج بھی طریقہ کار ہے۔ایک سستا مسیحی ،ایک نقل ہے،صرف ایک کلیسیاء میں شامل ہونے والا ،آپ اُنھیں باہر ہی خرید سکتے ہیں ایک سگریٹ دیکر، یا-یا ایک عام شراب کی بوتل سے۔یا،ایک کٹے ہوئے بالوں والی عورت یا ہونٹوں پر سرخی لگی ہوئی عورت کو،آپ اُسے دُنیا کہ کسی بھی فیشن کے عوض خرید سکتے ہیں۔لیکن آپ بالکل اصل شخص کو چھو بھی نہیں سکتے۔

(235) میں اُسے پوری طرح سے دیکھتا ہوں، کہ وہ کل،آج،اور ابد تک یکساں ہے۔

(236) اوہ، مسیحیو،تم کیوں اصل مسیحی نہیں بننا چاہتے؟ اگر کوئی ہے تو تم نے اپنا ہاتھ اُوپر کیوں نہیں اُٹھایا، کیا آپ اِیسا کرو گے؟ ٹھیک ہے، میں ابھی دُعا کر رہا ہوں۔خدا آپکو برکت دے۔خدا آپکو برکت دے۔اوہ، یہی اچھا ہے۔صرف اِسی پر نگاہ رکھیں۔

(237) ہمارے آسمانی باپ،''تیرا کلام بے تاثیر واپس نہیں آئیگا۔'' خداوند تو ہی وہ ہے جس نے وعدہ کیا تھا۔میں تو صرف یہ کہنے کا ذمہ دار ہوں۔ میں صرف تیرے الفاظ دہرا رہا ہوں۔تو نے فرمایا، وہ جو میرے کلام کو سنتا ہے اور میرے بھیجنے والے پر ایمان رکھتا ہے اُس میں ہمیشہ کی زندگی ہے۔'' تو نے اِس کا وعدہ کیا۔

(238) اور، خداوند، ہم جانتے ہیں کہ آج بھی اِنکے پاس بہت سے نقال ہیں ، بہت سے جو کہتے ہیں کہ وہ یقین رکھتے ہیں، جبکہ، وہ یقین نہیں کرتے ۔ یہ دکھاوا ہے۔لیکن،خداوند، یہاں کچھ، اصل بھی ہے۔

(239) میں دُعا کرتا ہوں کہ تو عطا کریگا، کہ آج رات، یہاں، ہر مرد اور عورت،لڑکا یا لڑکی ،اس

سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کس قوم سے ہیں، کس رنگ سے ہیں، وہ کس کلیسیاء سے تعلق رکھتے ہیں، اے خدا، اُنکو بھر دے۔ کہ وہ آج بالکل اُسی یسُوع کا اصل ظہور دیکھ سکیں، جو بالکل ہمارے درمیان موجود ہے، جیسے وہ پنتی کوست کے دن پر تھا، جب اُس نے خود کو اِس زمانہ کے لیے، رُوح اُلقدس کے طور پر ظاہر کیا۔ بخش دے، کلام کو پورا ہوتے ہوئے، اور نبوتیں پوری ہوتیں ہوئیں دیکھیں!

(240) کیا آج، ہم موازنہ کرتے ہیں، دُنیا کی کلیسیا جو وہ کہتے ہیں، یعنی کلیسیاوں کی عالمی کونسل، کیا ہم اُسکا پنتی کوست کے وعدے کیساتھ موازنہ کرتے ہیں؟ بالکل کوئی بھی، موازنہ نہیں ہے۔ ہم اِس ٹکٹ پر اپنے گندے کپڑے دُھلوا نہیں سکتے۔

(241) لیکن، خداوند خدا، اگر ہم واپس اُس چشمہ پر آئیں گے، تو وہاں ایک دُھلائی کا طریقہ کار جاری ہے، تب ہمارا تجربہ اور خدا کا کلام ایک دوسرے سے اتفاق کریں گے۔ پھر، ہم اپنی ملکیت کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ خداوند، آج رات، یہ عطا فرما، جیسے میں اِن لوگوں کو تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔ اے باپ، ہم میں سے ہر ایک کو ہماری ضرورت کے مطابق بخش دے۔ ہم یسُوع کے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین۔

(242) خدا آپکو برکت دے۔ کھڑے ہونے کے لیے، اور دیر تک انتظار کرنے کے لیے، بہت شکریہ، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ اور میں معذرت چاہتا ہوں میں نے آپکو دس بج کر دس منٹ تک روکے رکھا۔ خدا آپکے ساتھ ہو جبکہ میں آپکو صبح ملوں گا۔ اب مجھے عبادت کا رُخ، میرے خیال میں، تقریب کے اُس مالک کی جانب موڑنا چاہیے۔

قادرِ مُطلق خدا ہمارے سامنے آشکارا ہو گیا

(The Mighty God Unveiled Before Us)

URD64-0629

یہ پیغام برادر ولیم میرئین برینہم کی جانب سے، بنیادی طور پر انگلش میں پیر کی شام، 29 جون، 1964 فل گاسپل بزنس مین فیلوشپ انٹرنیشنل کنونشن بلیویو سٹرٹ فورڈ ہوٹل فلدلفیہ، پینسلوانیہ، یو۔ایس۔اے۔میں دیا گیا، جو کہ ٹیپ ریکارڈنگ سے لیا گیا اور بلا اختصار انگلش میں چھاپا گیا تھا۔ یہ اُردو ترجمہ وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے شائع اور تقسیم کیا گیا۔

URDU

©2013 VGR, ALL RIGHTS RESERVED

وائس آف گاڈ ریکارڈنگز، پاکستان آفس

E/227ڈیفنس ویو، فیزII، کراچی 75500، پاکستان

فون: 0092-21-35891078

VOICE OF GOD RECORDINGS
P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.
www.branham.org

حقِ اشاعت کی اطلاع

تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب ذاتی استعمال کیلئے گھر میں پرنٹر کے ذریعے چھاپی جاسکتی ہے، اور بلا قیمت تقسیم کی جاسکتی ہے، جو کہ یسُوع مسیح کی خوشخبری پھیلانے کا ایک وسیلہ ہے۔ اِس کتاب کو نہ ہی بیچا جاسکتا ہے، نہ ہی بڑے پیمانے پر دوبارہ چھاپا جاسکتا ہے، نہ ہی کسی ویب سائٹ پر لگایا جاسکتا ہے، اور نہ ہی اِسے کسی تلافی کے نظام میں ڈالا جاسکتا ہے، نہ ہی دوسری زبانوں میں اِس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی بغیر وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے واضح تحریری اجازت نامہ کے علاوہ کسی فنڈ وغیرہ کا اصرار کیا جاسکتا ہے۔

برائے مہربانی، مزید معلومات کیلئے یا دیگر دستیاب مواد کیلئے رابطہ کریں:

VOICE OF GOD RECORDINGS
P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.
www.branham.org